عیسائی صاحبان کے سوالات کے جواب

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر.........

مصنف: محمد امین

www.KitaboSunnat.com

ناشر: عوامی اسلامک مشن،
احاطہ مسلم ہائی سکول ۲ کمرہ ۲۷ سول لائن لاہور

منجانب:
ایم۔ محمد حسین اینڈ سنز 132۔ جی ٹی روڈ، باغبانپورہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵ : ۱۰
۲۹۶
مجلس المکتبۃ السلفیہ
۹۹ جے ماڈل ٹاؤن ۔ لاہور
02054
از ....

مری انتہائے نگارش یہی ہے
ترے نام سے ابتدا کر رہا ہوں

حمدِ لامحدود اس قادرِ مطلق کے لیے ہے جو کامل انسانوں کا مقصودِ حقیقی ہے جس کی خالقیت، ازلیت، ابدیت، معرفت اور وحدانیت کا قائل محمود اور منکر مردود ہے۔

لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه　　لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰه
لَا مَسْجُوْدَ اِلَّا اللّٰه　　لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللّٰه

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه

784

اور درودِ لامحدود اس ذاتِ مسعود کے لیے ہے جو محمد اور احمد کے ارفع و اعلیٰ ناموں سے محمود ہے صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

یا صاحب الجمال ویا سید البشر　　من وجهك المنير لقد نور القمر
لا يمكن الثناء كما كان حقه　　بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس کے بعد مجھے اس حقیقت کا اظہار کرنا ہے کہ دینِ فطرت کو ابتدا ہی سے طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنا پڑا ہے اور اب بھی اس شمعِ روشن کو پھونکوں سے بجھانے کے لیے ہزاروں فتنے آمادہ و تیار و برسرِ پیکار نظر آتے ہیں مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

کبھی یہودیت کا جھگڑا اس کے درپئے آزار ہوا تو کبھی آریت، ہنودیت، اور دہریت نے اس کو مٹانے پہ کمر باندھی اور عیسائیت تو کتمانِ حق کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے کر پورے عزم و استقلال کے ساتھ اسلام سے برسرپیکار ہے۔ اسلام کو بیخ و بُن سے اُکھاڑنے کے لیے مسیحیت اس وقت تک ہزاروں ناکام حربے استعمال کر چکی ہے۔ اس نے دینِ برحق کو نیست و نابود کرنے کے لیے دُنیا کے اطراف و اکناف میں بے شمار جال بچھا رکھے ہیں اور اس کی زد سے دنیا کا شاید ہی کوئی ملک بچ سکا ہو۔

یہ لوگ آیاتِ ربانی کو توڑ مروڑ کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اللہ کے رسولوں کی توہین اور احکامِ الٰہی کے انکار کو راہِ نجات بتا کر عوام کو بھٹکانا یہ ان کا ادنیٰ شیوہ ہے۔ قیامت کے بارے میں غلط عقائد کی نشر و اشاعت سے ان لوگوں کو ذرہ بھر عار نہیں ہے۔

پس ہر کہ و مہ کو ان کے مکائد سے چوکنا رہنا چاہیے کیوں کہ ان کے اکثر دعوے فرضی اور من گھڑت ہیں۔ انھوں نے اپنے دین کو مسخ کر رکھا ہے۔ خود حضرت عیسٰی علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے توحید کی تعلیم دی مگر ان کے پیرووں نے تثلیث یعنی تین خداؤں کا پرچار کیا۔

اسلام ایک ایسا آئین ہے جس میں کوئی کجی نہیں بلکہ یہ ایک صاف

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیدھی راہ ہے۔ یہی خداوندِ قدوس کا پسندیدہ مذہب ہے۔ یہی دینِ فطرت ہے۔ حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے لے کر تمام پیغمبروں کا یہی مذہب رہا ہے۔ اسی کو دینِ حنیف اور دینِ مبین کہا گیا ہے۔ اس کا اصلِ اصول توحیدِ خالص کا اقرار اور طاغوتی طاقتوں کا انکار ہے۔ یہی وہ مذہب ہے جس پر چل کر اللہ تعالیٰ کے نیک بندے دنیا و عقبیٰ دونوں کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

مگر ابلیسِ لعین تخلیقِ آدمؑ ہی سے اس دین پر چلنے والوں کا دشمن رہا ہے، وہ ذُرّیتِ آدم کو ہر آن اور ہر ساعت بھٹکانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہیں کواکب پرستی کو تو کہیں گوسالہ پرستی کو اور کہیں بُت پرستی کو اُن کی نظروں میں خوشنما بنا کر اُنھیں دینِ قویم اور جادۂ مستقیم سے ہٹانے کے لیے ساعی رہتا کہیں ثنویت کا ڈھونگ رچاتا ہے تو کہیں "ایک میں تین، اور تین میں ایک" کا چکر چلاتا ہے۔ کہیں کمیونزم کا دام تزویر بچھاتا ہے تو کہیں سوشلزم کا جال بچھاتا ہے۔ قرآن حکیم اسی بنا پر تو کہتا ہے:

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ ج وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝

(البقرۃ، ۲۶۸)

"وہ شیطان تم کو تنگدستی سے ڈراتا اور بے حیائی پر برانگیختہ کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے مغفرت اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ بڑی گنجائش والا اور سب کے حال سے واقف ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے ضلالت اور گمراہی کے گڑھے سے نکال کر دین اسلام کی دولت اور سعادت سے بہرہ ور فرمایا تو خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ بھٹکتی ہوئی دُنیا کو بھی یہ مشعل دکھائی جائے۔ اس کوشش میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھلک پادریوں سے بات چیت ہوئی۔ مکالمے سے مناظرے اور مباحثے کی نوبت آئی اور بفضلہٖ تعالیٰ حقانیت روزِ روشن کی طرح اُن پر عیاں ہوئی مگر وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اپنے موقف پر اڑے رہے۔ آئندہ اوراق میں ان مباحثوں میں سے صرف چند ایک کی کیفیت بیان کی جاتی ہے تاکہ ناظرین والا تمکین پر حق و باطل کی حقیقت عیاں ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اوّل

نصرانی سوال نمبر ۱

حضرت عیسیٰ ؑ کا مُردوں کو زندہ کرنا

ایک بار لاہور کے ایک مشہور پادری سے راہ چلتے مڈبھیڑ ہو گئی۔ کہنے لگے کہ مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ یہی اُن کے ابنُ اللہ ہونے کی کافی دلیل ہے۔ کیا کسی اور پیغمبر نے بھی مُردے زندہ کیے ہیں؟

اسلامی جواب

راقم الحروف نے عرض کیا کہ عصائے موسوی کا معجزہ مُردوں کے زندہ کرنے کے معجزے سے کہیں بڑھ چڑھ کر حیرت انگیز ہے کیوں کہ مُردہ انسان کا تمام ڈھانچہ تو موجود ہوتا تھا، صرف روح کی کمی ہوتی تھی جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام قُم باذن اللہ کہہ کر پیدا فرما دیا کرتے تھے لیکن ایک سُوکھی لکڑی کا اول سانپ کے جسم میں تبدیل ہونا اور پھر اس میں جان کا پڑ جانا یہ معجزہ تو اُس معجزے سے ارفع واعلیٰ ہے۔ پادری صاحب یہ سن کر لاجواب ہو گئے اور اُنھوں نے اپنے سوال کا رُخ یوں بدل دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانی سوال نمبر ۲

انھوں نے کہا کہ مسیح کے ابن اللہ ہونے کی دلیل تمہارے قرآن میں موجود ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ وہ بغیر باپ کے بطور اعجاز پیدا ہوئے۔ کیا اور کوئی نبی ایسا ہوا ہے؟

اسلامی جواب

عرض کیا گیا کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش جو بغیر ماں اور باپ کے ہوئی، وہ مسیحؑ کی پیدائش سے بڑھ کر اعجاز ہے، حضرت مسیحؑ کی کم سے کم والدہ تو موجود تھیں۔ بغیر باپ کے پیدا ہونا ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا ہونے سے کمتر درجے کا معجزہ ہے۔

اسلامی سوال نمبر ۱

اس کے بعد اسلام کی جانب سے یہ سوال کیا گیا کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشین گوئیاں پہلی کتب سماوی میں موجود ہیں، پھر آپ انھیں کیوں تسلیم نہیں کرتے؟ دیکھیے عہد قدیم، استثناء، باب ۱۸، آیت ۱۸-۱۹:۔

"خداوند نے موسیٰؑ کو کہا کہ میں تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ تم اس کی سُننا، خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالے گا، اور وہ خدا کے روبرو باتیں کہے گا۔ جو اس نبی کی نہ سُنے گا اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُمت سے کاٹ دیا جائے گا" موسیٰؑ کی مانند تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے، آپ اس پیشین گوئی کو حضرت مسیحؑ پر کیوں کر چسپاں کرتے ہیں؟

نصرانی جواب

پادری صاحب یہ سُن کر مبہوت رہ گئے اور بولے کہ اس کا جواب میں اپنے پوپ پادریوں سے لکھوا کر لاؤں گا۔ یہ کہا اور اپنی کار میں بیٹھ کر نو دو گیارہ ہو گئے۔

چند دن کے بعد ہی پادری صاحب پوری تیاری کے ساتھ تشریف لائے اور بلاغ حیدر صاحب ایڈووکیٹ چوک نواب صاحب (لاہور) کو طلب فرمایا۔ ایڈووکیٹ موصوف تھوڑی دیر میں تشریف لے آئے تو پادری صاحب نے اپنا تحریری جواب پڑھ کر سنایا اور موسیٰؑ کی مانند نبی کے اوصاف میں سے ایک وصف یعنی "خدا اُس کے ساتھ رہے گا" کو یوشع بن نون نبی میں ثابت کیا اور دوسرے وصف یعنی "وہ خدا کے روبرو باتیں کرے گا" یرمیاہ نبی کے صحیفہ سے دکھایا۔

اسلامی تنقید

ہم نے فی البدیہہ کہا کہ بشارت مذکورہ میں "ایک نبی" آیا ہے اور آپ ایک نبی کے اوصاف علیحدہ علیحدہ دو نبیوں میں ثابت کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خوب استدلال ہے!

نصرانی جواب

پادری صاحب بولے: دراصل بات یہ ہے کہ اس پیشین گوئی کے الفاظ یشوع (یوشع ؑ) سے لے کر یسوع (عیسیٰ ؑ) تک تمام انبیائے بنی اسرائیل میں فرداً فرداً پائے جاتے ہیں اور پھر تمام کے تمام یسوع (عیسیٰ ؑ) میں جمع ہو جاتے ہیں۔

اسلامی تنقید

عرض کیا گیا کہ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ حقیقت یوں ہے کہ "ایک نبی برپا ہونے" کی بشارت بنی اسرائیل کے کسی نبی پر صادق نہیں آتی کیونکہ بنی اسرائیل کے تمام نبی حضرت موسیٰ ؑ کے اُمتی، خادم اور تابعِ فرمان تھے۔ اور اُمتی کبھی اپنے نبی کے مانند نہیں ہو سکتا، خادم اپنے آقا کا مثیل نہیں ہو سکتا اور تابع اپنے متبوع کا ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے اس دعوے کی دلیل لوقا کی انجیل کے ابتدائی ابواب میں ملاحظہ کیجیے۔

چنانچہ بائبل کھولی گئی اور یہ الفاظ دکھائے گئے: "جب مریم کی جننے کی رسم کے دن موسیٰ ؑ کی شریعت کے مطابق پورے ہوئے تو مسیح کا ختنہ کیا گیا اور دو جوڑے کبوتروں کے قربان کیے گئے"۔ ہم نے کہا کہ اس آیت نے بجا طور پر مطلب صاف کر دیا کہ بنی اسرائیل کے تمام نبی موسیٰ ؑ کی شریعت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابع تھے بلکہ بنی اسرائیل کے آخری نبی بھی شریعت موسوی کے تابع ہوئے لہٰذا "وہ ایک نبی" کی بشارت حضرت عیسیٰ کے بعد آنے والے نبی پر صادق آتی ہے اور وہ نبی تاجدارِ مدینہ حضرتِ محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے سوا اور کون ہو سکتا ہے؟ قرآن اس پر شاہد ناطق ہے: اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا (سورۃ مزمل)

یہ سن کر پادری صاحب لاجواب ہو گئے اور کانپنے لگے۔ اس کے بعد وکیل صاحب نے یہ جواب تحریری طور پر ان کے حوالے کیا اور پادری صاحب یہ جواب لے کر خاموشی سے رخصت ہو گئے اور آج تک انھوں نے اس پر لب کشائی نہیں کی۔

اسلامی سوال نمبر ۲

ایک بار ایک شخص عنایت مسیح نامی کو اسلام کی دعوت دی گئی اور کہا گیا کہ سرورِ کائنات، آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بشارات بائیبل میں موجود ہیں مگر تمہارے رہنما ان بشارات کو دیدہ و دانستہ چھپاتے ہیں وہ اس وقت تو خاموش رہا البتہ ایک روز کسی بہانے سے مجھے بُلا کر ایک گرجا میں لے گیا۔ وہاں دو پادری قیام پذیر تھے۔ ان میں سے ایک ایل ایل بی تھے اور دوسرے تبادلے کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے۔ گفتگو کا آغاز بشارات سے ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانیت کی لاجوابی

جب "تیری مانند ایک نبی" والی بشارت پر پہنچے تو دونوں پادریوں نے اپنا اپنا بائیبل کا نسخہ کھولا اور اس پیشین گوئی کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے کسی اور صورت میں منطبق کرنے کی کوشش کرنے لگے اور طرح طرح کے حیلے ڈھونڈھنے لگے مگر ان کی ہر حُجّت کو ناکام بنا دیا گیا۔ وہ "جھوٹے نبی" کی دلیل بھی لائے جو "مکاشفہ" میں مذکور ہے۔ راقم نے کہا کہ بشارت تو "موسیٰ کی مانند نبی" کی ہے اور حضرت موسیٰؑ سچّے نبی تھے اور جو سچّے نبی کے مانند ہوگا وہ بھی سچا ہی ہوگا اور آپ لوگ جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس یا تو حضرت موسیٰؑ کو (نعوذ باللہ) جھوٹا نبی مانو اور اگر وہ سچے نبی تھے (اور وہ یقیناً سچے نبی تھے) تو ان کے مانند نبی ہونے والے کو بھی لامحالہ سچّا نبی ماننا پڑے گا۔ پس آپ کی دلیل باطل ہے۔ اس پر وہ دونوں لاجواب ہو گئے۔

اس کے بعد سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے بارے میں از روئے بائیبل اور قرآنِ حکیم کے حوالوں سے ایک مدلّل تقریر کی گئی جس کو ایل ایل بی پادری صاحب نے نہایت اطمینان اور غور سے سُنا۔ تقریر کے بعد نہایت گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور بولے کہ "واقعی یہ ہمارے رہنماؤں کی غلطی ہے کہ انھوں نے اس پیشین گوئی کو چھپا کر رکھا۔ خدا سے دُعا کرو کہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے"۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانی سوال نمبر ۳

ایک موقع پر پادری خان صاحب سے چند امور پر بحث چھڑ گئی۔ اس بحث میں انھوں نے یہ سوال اٹھایا کہ تم مسلمان یہ کہتے ہو کہ تمہارے نبی (حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت) اسماعیل ؑ کی اولاد سے ہیں تو (حضرت) اسماعیل ؑ کو خدا نے کب برکت دی تھی کہ تم لوگ برکت کا دعویٰ کرتے رہتے ہو؟ اور (حضرت) اسحاق ؑ کی برکت کی خوشخبری تو آسمانی فرشتے نے دی تھی، اسماعیل ؑ کی خوشخبری کس آسمانی فرشتے نے دی تھی؟

اسلامی مسکت جواب

عرض کیا گیا کہ تورات باب "پیدائش" کو ملاحظہ فرمایئے جہاں لکھا ہے کہ "خدا کے ایک فرشتہ نے آکر ہاجرہ سے کہا کہ تیرے بیٹا ہوگا تو اس کا نام اسماعیل رکھنا وہ گورخر کی طرح آزاد ہوگا۔ تمام قومیں اس کی دشمن ہوں گی۔ وہ ان سب میں بستا رہے گا" پیدائش، باب ۱۶، آیت ۱۲۔

پادری صاحب کو بتایا گیا کہ یہ صاف خوشخبری حضرت اسماعیل ؑ کے بارے میں آسمانی فرشتے نے دی تھی۔ اس سے صاف اور واضح الفاظ اور کیا چاہییں؟ اب سنیے کہ حضرت اسماعیل ؑ کو خدا نے برکت کیسے دی۔ اسی آیت سے آگے چلیے تو یہ الفاظ ملتے ہیں: "میں نے اسماعیل کے بارے میں تیری دعا سُنی میں اس کو برکت دوں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے بڑی قوم بناؤں گا۔" پیدائش، باب ۱۷، آیات ۲۰، ۲۱۔ یہ حضرت اسماعیلؑ کی برکت ہے جس کا آپ لوگ انکار کرتے ہیں۔ کیا خدا کی دی ہوئی برکت کی وجہ سے یہ حسد ہے؟ کیا آپ لوگ خدا کی خدائی میں شریک ہونا چاہتے ہیں کہ خدا آپ ہی لوگوں کے مشورے سے کسی کو برکت دیتا؟ کیا آپ لوگ کتابِ الٰہی کی ان آیات کو نہیں مانتے؟

نصرانی سوال نمبر ۴

اس پر پادری صاحب تھوڑی دیر تک خاموش رہے اور پھر سوال کا رُخ یوں پلٹ دیا:

"وہ ثابت کرو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) (حضرت) اسماعیلؑ کی اولاد سے ہیں۔"

اسلامی جواب

میں نے کہا کہ اگر آپ بائیبل سے ثبوت مانگتے ہیں تو پہلے حضرت عیسیٰؑ کا بنی اسرائیل سے ہونا ثابت کیجیے۔

نصرانی جواب

پادری صاحب بولے: دیکھو مسیح کا شجرہ ابنِ ناطہ دلیتی کی جڑ سے پیدا ہوا۔ (انجیل متی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی تنقید

یہ شجرہ تو یوسف ؑ کا ہے نہ کہ مسیح ؑ کا۔ مسیح ؑ تو منگنی ہی کے دوران کنواری مریم ؑ کے بطن سے پیدا ہوئے اور بغیر باپ کے بطور معجزہ ظہور میں آئے۔ اگر ثبوت ہی بہم پہنچانا چاہتے ہیں تو مریم ؑ کا شجرۂ نسب بنی اسرائیل سے ثابت کیجئے۔ (اس پر پادری صاحب لاجواب ہو گئے)

پھر پادری صاحب سے عرض کیا گیا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ دیکھنا چاہیں تو تاریخ ملاحظہ فرمائیں:۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصیّ بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن عدد بن المقوم بن ناحور بن یشجب بن یعرب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم ؑ۔

نصرانی سوال نمبر ۵

اس کے بعد پادری ذکی صاحب نے فرمایا "آگے پڑھو"۔ آگے پڑھا تو لکھا تھا کہ "لیکن میں ابدی عہد اضحاق سے باندھوں گا۔"

(پیدائش، باب ۱۷، ۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جواب

جواباً کہا گیا کہ یہ ابدی عہد نبوت کے بارے میں نہیں بلکہ ذرا اسی باب کی آیات نمبر ۱۴ ملاحظہ فرمایئے۔ ان آیات میں لکھا ہے :۔

"اے ابراہام، جو ابدی عہد میں تجھ سے اور تیری اولاد سے باندھونگا وہ یہ ہے کہ تو اپنا اور اپنے گھر والوں اور اپنے سب آدمیوں کا کھلڑی کا ختنہ کرنا۔ اپنے نوکر کا بھی ختنہ کرنا اور جو شخص کھلڑی کا ختنہ نہ کرے اس کو اپنے لوگوں سے کاٹ دے"۔ تو دیکھا جناب پادری صاحب، ختنہ کرنا ابدی عہد ہے نہ کہ نبوت۔ لہٰذا آپ کی دلیل باطل ہوئی۔

پادری صاحب اس پر دم بخود رہ گئے

میں نے کہا کہ اب یہ دیکھنا ہے کہ مسیحؑ نے کھلڑی کا ختنہ کروایا اور وہ اس ابدی عہد پر قائم رہے (لوقا) مگر آپ لوگ جو حضرت مسیحؑ کے اُمتی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ اس ابدی عہد کو توڑ چکے ہیں۔ مذکورہ خدائی حکم کے مطابق آپ سب کے سب ابراہیمی نسب سے کاٹے گئے۔ لہٰذا آپ لوگ کسی نبی کی اُمت نہیں ہیں۔ چونکہ ابدی عہد جو اضحاق سے باندھا گیا تھا وہ توڑا گیا لہٰذا خداوند قدوس کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس ابدی عہد کو قائم رکھا جائے اس بنا پر اس نے بنی اسرائیل سے نبوت لے لی اور بنی اسماعیلؑ میں سے "موسیٰؑ کی مانند" ایک نبی (حضرت محمدؐ) کو شہر مکہ میں پیدا فرمایا اور وہ برکت ظاہر کی اور اس پیارے نبیؐ کو مختون پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ سُنّتِ ابراہیمی قیامت تک جاری فرما دی اور اس طرح اس ابدی عہد کی حفاظت کا انتظام فرمایا

نصرانی سوال نمبر ۶

تم مسلمان دعویٰ کرتے ہو کہ تمہارے پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے تو کیا یہ ذکر اس کتاب یعنی بائیبل میں بھی آپ لوگ دکھا سکتے ہیں؟

اسلامی جواب

ہاں، بیشک۔ دیکھیے یسعیاہ نبی کی کتاب، باب ۲۱/۱۳، وہ عرب کے بارے میں نبوّت؛"

"اے ددانیوں کے قافلو! تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے"

تطبیق

یہ ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعہ معراج کی طرف اشارہ ہے جب رات کے وقت آپؐ براق پر سوار ہو کر مسجد حرام سے مسجد

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقصیٰ کی جانب روانہ ہوئے تو روانیوں کا ایک قافلہ جو ملک شام سے تجارت کر کے واپس مکہ معظمہ کی طرف آرہا تھا، سرزمینِ حجاز میں مقیم تھا۔ حضورؐ اس قافلے کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے پانی اس قافلے والوں سے لے کر پیا۔ اس قافلے کی آمد پر آپؐ کے سفرِ معراج کی تصدیق ہوئی۔

نصرانی تردّد

جب پادری صاحب نے اس بشارت کو ہمارے حضورؐ پہ مطابق دیکھا تو جھنجھلا کر بولے کہ یہ غلط ہے۔ اصل واقعہ میں بتاتا ہوں ۔ درحقیقت یہ واقعہ مسیح کی مصلوبیت کے وقت کا ہے۔ اُس وقت مسیح نے پانی مانگا تو مے لائی گئی۔

اسلامی تنقید

پادری صاحب کو متوجہ کیا گیا کہ بشارت کے الفاظ پر دوبارہ غور فرمائیں۔ جب حسبِ ذیل موازنہ کر کے دکھایا گیا تو پادری صاحب حواس باختہ ہو گئے اور بولے کہ ہم پاپائے روم سے جواب منگا کر دیں گے۔ مگر اس بات کو تین سال ہو گئے ہیں اور جواب آج تک نہیں آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بشارت کے الفاظ	واقعۂ صلیب مسیحؑ	واقعۂ معراج حضورِ پُرنورؐ
(۱) عرب کے بارہ میں نبوّت۔	واقعۂ صلیب ملک شام میں بیت المقدس سے کچھ فاصلے پر گلگتا کے مقام پر پیش آیا۔	یہ واقعہ سرزمینِ عرب میں پیش آیا۔
(۲) اے ددانیوں کے قافلو تم عرب کے جنگلوں میں رات کاٹو گے۔	یہاں ہیرودیس کے چند سپاہی تھے۔ اور جنگل عرب کے نہ تھے شام کے تھے۔	سفرِ معراج کے موقع پر مسجدِ حرام اور مسجدِ اقصیٰ کے درمیان ددانیوں کا قافلہ عرب کے جنگل میں رات کاٹ رہا تھا۔
(۳) وہ پیاسے کے پاس پانی لائے۔	حضرت مسیحؑ نے پانی مانگا اور انھیں مے پیش کی گئی۔	حضورِ اکرمؐ جب قافلے کے پاس سے گزرے تو آپؐ نے ان لوگوں سے پانی کا پیالہ پیا۔

اب ناظرین والا تمکین خود ہی انصاف فرمائیں کہ پادری صاحب نے کس طرح واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانی سوال نمبر ۷

ایک بار پادری جوزف صاحب میرے مکان پر تشریف لائے اور کہا کہ میں آپ سے چند امور پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا میں حاضر ہوں۔ پادری صاحب بولے: تمہارا قرآن کہتا ہے۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ یعنی حضرت مسیحؑ نے فرمایا میں ایک رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ یہاں غور طلب نکتہ یہ ہے کہ اگر اس رسول یعنی احمد نے آکر دین مسیح کو جھٹلانا ہی تھا اور مسیح کے خلاف ہی چلنا تھا تو مسیح ایسے رسول کی آمد کی بشارت کیوں دے سکتے تھے؟ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ احمد کو آکر مسیح کے لیے راستہ صاف کرنا تھا اور لوگوں کو بتانا تھا کہ نجات مسیح ہی کے ساتھ ہے۔

اسلامی جواب

پادری صاحب، آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ اسلام نے کبھی بھی دین مسیح کو نہیں جھٹلایا اور نہ حضرت مسیحؑ کی مخالفت کی ہے۔ اسلام نے دین مسیح ہی کی نہیں بلکہ تمام آسمانی دینوں کی تصدیق کی ہے اور ان کے لانے والوں کو برحق مانا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ہر دین اپنے زمانہ کے لیے تھا اور اس کی ایک میعاد مقرر تھی جس تک پہنچ کر وہ دین ختم ہوگیا۔ مثال کے لیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینِ موسوی کو لے لیجئے۔ حضرت مسیحؑ کی تشریف آوری پر دینِ موسوی ختم ہو گیا اور دینِ مسیحی رائج ہُوا۔ اسی طرح دینِ محمدی آیا تو دینِ مسیحی ختم ہو گیا۔ البتہ پچھلے دینوں اور دینِ محمدی میں نمایاں اور بیّن فرق یہ ہے کہ پچھلے دین ایک خاص قوم اور ایک خاص وقت کے لیے تھے مگر دینِ محمدی ایک عالمگیر دین ہے اور اس کا سکّہ قیامت تک رائج رہے گا بلکہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو وہ بھی دینِ محمدی (اسلام) ہی کی پیروی کریں گے۔

قاعدہ ہے کہ جب بچہ سکول جاتا ہے تو وہ چھوٹی جماعتوں اور چھوٹے مدرسوں میں تعلیم پاتا ہے۔ جوں جوں اس کی علمی ترقی ہوتی جاتی ہے وہ اوپر کی کلاسوں اور بڑے استادوں کے پاس پہنچتا ہے۔ گو بچہ بڑا ہو کر بڑے استادوں کے پاس پہنچ جاتا ہے تاہم بڑے استاد چھوٹے استادوں کی تعلیم کو غلط قرار نہیں دیتے بلکہ اپنی تعلیم کی بنیاد اسی ابتدائی تعلیم پر رکھتے ہیں اور نامکمل اور ادھوری تعلیم کی تکمیل کی کوشش کرتے ہیں۔

انبیائے کرام کے سلسلے کا بھی یہی حال ہے وہ حسب ضرورت دُنیا کو خدائی تعلیم سے آگاہ کرتے رہے یہاں تک کہ دُنیا کے آخری اور اکمل ترین مُعلّم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکمل دین کے ساتھ تشریف لائے اور دُنیا کو مکمل ترین سبق دیا۔ اب آپؐ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا یہ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے حضورؐ کی تشریف آوری کی بشارت کیوں دی اس کی چند وجوہ ہیں اوّل یہ کہ یہودی دُنیا نے حضرت مسیحؑ کو جھٹلایا اور تاجدارِ مدینہؐ نے ان کی تصدیق فرمائی۔ دوسرے یہ کہ یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر بہتان باندھا۔ حضورِ اکرمؐ کی بدولت ان کی عفت اور پاکدامنی کو اس طرح واضح کیا گیا کہ جو قرآنِ کریم پڑھے اس طیبہ طاہرہ کی پاکیزگی کے گیت گائے۔ تیسرے یہ کہ جو درس توحید حضرت مسیحؑ نے پیش کیا، سرورِ کونینؐ نے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ غرض کہ رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بدولت حضرت مسیحؑ کی رسالت کی تصدیق، اُن کی والدہ ماجدہؑ کی پاکدامنی کی تائید اور اُنؑ کے پیغام کی تکمیل ہوئی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنؑ کے منہ سے آنے والی نبیؐ کی بشارت کھلے اور صاف لفظوں میں دی۔ اگر قرآنِ مجید نے اس طرح حضرتِ مسیحؑ کا چرچا نہ کیا ہوتا تو دُنیا اُنؑ کے نام تک سے نا آشنا ہو چکی ہوتی۔ آج دُنیا میں اُن ہی انبیاءؑ اور کتابوں کا نام روشن ہے جن پر قرآنِ حکیم نے مُہرِ تصدیق ثبت کی۔

میرے محترم پادری صاحب، حضرت مسیحؑ کا نام اسلام کی بدولت زندہ ہے اور اُن کی حقیقی پوزیشن قرآن مجید نے واضح کی ہے نہ کہ آپ لوگوں نے۔ آپ نے یہ بات بے سوچے سمجھے کہہ دی ہے کہ احمد رسولؐ کو آ کر حضرت مسیحؑ کے لیے راستہ صاف کرنا تھا۔ کیا بادشاہ کے آنے سے پہلے راستہ صاف کیا جاتا ہے یا اس کے گزر چکنے کے بعد؟ اور کیا بادشاہ کی آمد کی خبر اس کے آگے لوگ دیتے ہیں یا بادشاہ اپنے ماتحت کی خبر دیتا ہے؟ یہ بات بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح ہے کہ حضرت مسیحؑ نے آنے والے بادشاہ کی آمد کی خبر دی اور آپؐ کے لیے راستہ صاف فرما دیا۔ (دیکھیے انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۳۰)
تمام انبیائے سابقین ہمارے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی خبر اپنی اپنی اُمتوں کو دیتے رہے اور آپؐ کی آمد کے لیے دعائیں کرتے رہے۔ حضرت ابراہیمؑ کی دُعا بھی آپؐ ہی کے لیے تھی:۔
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
(اے اللہ! انھیں مکہ والوں میں سے ایک رسول مبعوث فرما)

گُن گائیں جن کے انبیاءؑ | مانگیں رُسُلؑ جن کی دُعا
وہ دو جہاں کے مُدّعا | صلّ علیٰ یہی تو ہیں

یہ جواب سُن کر پادری صاحب لاجواب ہو گئے اور ایک اور سوال پیش کر دیا:

نصرانی سوال نمبر ۹

آپ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں۔ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا یعنی جس اُمت کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں مسیحؑ ابن مریمؑ وہ تباہ نہیں ہو سکتی۔ دیکھیے، کس صفائی سے فرمایا ہے کہ اگرچہ اُمت کی نجات شروع میں مجھ سے وابستہ ہے مگر آخری زمانے میں مسیحؑ ابن مریمؑ ہی نجات کا ذریعہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جواب

یہ آپ اُلٹی گنگا بہانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مسیحؑ تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے سینکڑوں برس پہلے گزر چکے پھر وہ حضورؐ کے بعد میں کیوں کر ہوئے؟ افسوس آپ نے حدیث کے معانی پر غور نہیں فرمایا۔ حضرت عیسیٰؑ دُنیا میں تشریف لائے تھے بحیثیت ایک نبی کے اور دوبارہ تشریف لائیں گے بحیثیت نبی آخر الزمان کے اُمتی کے اور اسلام کے مبلغ کے۔ اس کی مثال اس طرح سمجھ لیجیے کہ ایک جج کسی بڑے جج کی کچہری میں کسی مقدمے کی گواہی کے لیے پیش ہوتا ہے۔ وہ اپنی عدالت میں جج ہے مگر بڑے جج کی عدالت میں اس کی حیثیت گواہ کی ہے۔

سبحان اللہ! کیا رتبہ ہے اس اُمت کا کہ ایک نبیؑ محتشم جس کا فرد ہو اور کیا شان ہے اُس رحمۃ للعالمین کی کہ جس کا متبع ایک رسولِ مکرم ہو!

اس پر پادری صاحب لاجواب ہوئے اور ایک اور سوال ٹھان دیا:

نصرانی سوال نمبر ۹

اچھا، دیکھیے، مسلمان گوناگوں مصائب میں مبتلا ہیں اور دُنیا میں ہر لحاظ سے گر رہے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ انھوں نے جنابِ مسیح کے دین کو قبول نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جواب

ہم مسلمانوں کی پستی اور کمزوری کا سبب صرف یہ ہے کہ ہم اسلام پر پوری طرح قائم نہیں رہے۔

اسلام بذات خود ندارد عیبے ہر عیب کہ ہست در مسلمانی ماست

مسلمان جب تک صحیح معنی میں مسلمان رہے۔ انہوں نے اسی دین کی بدولت یہودی، عیسائی اور مشرک دنیا کو زیر نگیں کر لیا۔ کیا عیسائی دنیا پچھلی لڑائیاں بھول چکی ہے؟ قادسیہ اور یرموک کے میدان تو آپ کو یاد ہوں گے؟ عیسائی اس جنگ میں سات لاکھ تھے اور مسلمان صرف چالیس ہزار اور اتنی کثیر تعداد نے اتنی قلیل تعداد سے شکست اٹھائی۔ کیا یہ اسلام کی شان کو نمایاں کرنے والی بات نہیں ہے۔ مسلمانوں نے روم و ایران بلکہ روئے زمین پر صدہا برس تک نہایت شان و شوکت سے حکومت کی۔ اس وقت خواب خرگوش میں مبتلا ہیں۔ مگر سمجھ لیجیے کہ یہ سوتے ہوئے شیر ہیں اور جب بھی بیدار ہوئے اپنی برتری اور فوقیت کا سکّہ دنیا سے منوالیں گے۔

بفرض محال اگر عیسائیت کے قبول کرنے سے عزت ملتی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اینگلو پاکستانی عیسائیوں کی انگریز عیسائیوں کے سامنے پرکاہ بھی عزت نہیں ہے۔ امریکہ والے اپنی خیرات سے انھیں پندرہ بیس روپے ماہوار تنخواہ دیتے ہیں جس سے ان کی دو وقت کی روٹی بھی پوری نہیں ہوتی۔ نہ پاؤں میں جوتا ہے نہ سر پہ ٹوپی ہے نہ بدن پر مناسب لباس۔ ان کا گرجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیحدہ، ان کا قبرستان الگ۔ کیوں صاحب، مسیحی تو یہ بھی ہیں نا؟ انھیں کیوں عزت نہ ملی؟ اس کے برعکس جب ایک غیر مسلم حلقہ بگوشِ اسلام ہو جاتا ہے تو چاہے وہ نیچ سے نیچ ذات کا کیوں نہ ہو اونچی ذات والے مسلمانوں کے ساتھ مسجد میں ایک ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

میں آپ لوگوں کو دعوت دیتا ہوں کہ آئیے، اسلام کے آغوش میں پناہ لیجیے، ہدایت بھی ملے گی اور عزت بھی۔

نصرانی سوال نمبر۱

جب کوئی نبی زندہ آسمان پر نہ گیا اور خدا نے کسی کو اس قابل نہ سمجھا کہ دوبارہ آکر اُمّتِ محمدیہ کی اصلاح کرے اور اس عظیم الشان کام کے لیے خدا نے صرف مسیح کو منتخب کیا تو مسیح کی فضیلت میں کیا کمی رہ گئی؟

اسلامی جواب

اس کا جواب ایک مثال سے سمجھ لیجیے۔ ایک بادشاہ نے دشمن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں ایک سپہ سالار کو سردار لشکر بنا کر بھیجا مگر دشمن اس سے نہ دبا بلکہ اس نے اس کے قتل کی تیاری کی بادشاہ کو علم ہوا کہ میرا مقرر کردہ سردار لشکر دشمن کو مغلوب نہیں کر سکا تو اس نے اسے واپس بُلا لیا اور دوسرا سپہ سالار بھیج دیا جس نے دشمن کو مغلوب کر لیا۔ بادشاہ نے خوش ہو کر حکم دیا کہ چونکہ تم دشمن پر غالب آگئے ہو اور دنیا نے اس بات کو تسلیم کر لیا ہے اس لیے تم وہیں رہو اور دوسرے دشمنوں کے خلاف جہاد کیے جاؤ اور اس طرح میری طرف سے حکمرانی کرو۔ پھر بادشاہ نے پہلے سپہ سالار کو دوسرے سپہ سالار کا نائب بنا کر بھیج دیا اب آپ ہی بتائیے کہ ان دونوں میں سے کس کا رتبہ بڑا ہوا؟ ہر عقلمند یہی جواب دے گا کہ دوسرے کا۔

اب اس مثال کی روشنی میں واقعۂ مسیحؑ کو دیکھیے۔ جب یہودی مسیحؑ کے ایسے دشمن ہو گئے کہ اُنؑ کو قتل کرنے کے ارادے سے انھیں قید کر لیا تو اس وقت خداوند تعالیٰ نے انؑ کی دستگیری فرمائی اور انؑ کو آسمان پر بلا لیا۔ اس کے برعکس حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری دنیا کی ہدایت اور رہنمائی کے لیے بھیجا گیا۔ آپؐ نے دنیاوی شان و شوکت اور کرّ و فر کے بغیر ہی طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کیا اور صرف تیئیس برس کے عرصے میں دُنیا کا نقشہ پلٹ دیا۔ آپؐ کو اللہ تعالیٰ کا حکم تھا: يَآأَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ اے نبی کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور ان پر خوب سختی کر۔

فرمایئے، جو کفّار سے تنگ آکر تارکُ الدُّنیا ہو جائے اور جو ان میں رہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اُن کی اصلاح کرے ان دونوں میں سے کون افضل ہوا؟ رہا آسمان پر جانا اس میں کوئی خاص افضلیّت کی بات نہیں ہے۔ حضرت ادریس علیہ السلام تو حضرت مسیح عؑ سے بھی اوپر یعنی ساتویں آسمان پر بلکہ بہشت میں تشریف فرما ہیں۔ ملائکہ، سورج، چاند، ستارے سبھی تو آسمان پر ہیں تو کیا پادری صاحبان ان سب کو حضرت عیسٰی عؑ سے افضل جانیں گے؟ ہاں، آسمان پر بلایا جانا، وہاں کی سیر کرانا، خداوند قدّوس کا اپنے دربار میں خاص مہمان بنانا، رازو نیاز کی باتیں کرنا، جنت دوزخ، عرش، کرسی کی سیر کرانا، افضلیت کی باتیں تو یہ ہیں۔ یہ ہے ہمارے حضور صؐ کے آسمان پر جانے کی کیفیت اسی کو واقعۂ معراج کہتے ہیں۔ خود ہی انصاف فرمائیے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے آسمان پر جانے اور حضرت عیسٰی عؑ کے آسمان پر اٹھائے جانے میں کتنا بڑا فرق ہے؟

یہ جواب سُن کر پادری صاحب کا بدن پسینے پسینے ہو گیا۔ گھبرا کر بولے:

نصرانی سوال نمبر ۱۱

ہم مسیح کو خدا کا بیٹا کیوں نہ مانیں جب قرآن کہتا ہے کہ خدا ہی حیّ و قیّوم ہے۔ یعنی زندہ اور غیر متغیر ہے۔ چوں کہ مسیح بھی دو ہزار سال سے زندہ اور غیر متغیّر آسمان پر بیٹھا ہے لہٰذا وہ بھی خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی جواب

یہ آپ نے خوب کہا کہ جس کی عمر بڑی ہو اور آسمان پر بیٹھا ہو وہ خدا کا بیٹا۔ اس اعتبار سے تو سارے فرشتے خدا کے بیٹے، چاند سورج اور حضرت ادریسؑ خدا کے بیٹے تو آخر خدا کے کتنے بیٹے ہیں اور کس کس بیوی سے پیدا ہوئے اور تمہارے خدا کا نکاح کتنی جگہ ہوا اور کہاں کہاں اس کی سسرال ہوئی؟ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ۔ اگر اوپر رہنے ہی میں افضلیت ہے تو دریا میں جھاگ اوپر ہوتے ہیں اور موتی نیچے، ہر ہلکی چیز اوپر ہوتی ہے اور وزنی چیز نیچے تو کیا موتی سے جھاگ افضل ہوئی؟

حضرت مسیحؑ صرف ڈیڑھ دن آسمان پر قیام فرمائیں گے جو یہاں کے صدہا سال کے برابر ہوگا۔ اس زمانے میں جب اس دُنیا میں قیام فرما نہ ہوئے تو وہ زمانہ عمر قرار نہ پائے گا۔ اور اگر اس کو ہم مان بھی لیں تو کیا ضروری ہے کہ ہر بڑی عمر والا چھوٹی عمر والے سے ہر طرح افضل ہو۔ اگر باپ پچاس سال کی عمر پا کر دُنیا سے رخصت ہو جائے اور بیٹا حُسنِ اتفاق سے سو سال عمر پائے تو کیا صرف عمر کی وجہ سے بیٹا اپنے باپ سے افضل قرار پائے گا؟ حضرت مسیح علیہ السلام نے ۳۳ سال دُنیا میں قیام فرمایا اور حضرت نوحؑ نے ساڑھے نو سو برس سے اوپر تو کیا آپ لوگ حضرت نوحؑ کو حضرت عیسیٰؑ سے افضل مانیں گے؟ سانپ، گدھ اور بعض درختوں کی عمریں انسان کی عمر کے مقابلے میں بڑی ہوتی ہیں تو کیا یہ چیزیں انسان سے افضل ہیں؟ ہرگز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد پادری صاحب نے ایک اور سوال دے مارا :-

نصرانی سوال نمبر ۱۲

خدا کے سوا کسی انسان کی کیا مجال ہے کہ مُردے کو زندہ کر سکے۔ آدم سے لے کر اب تک کوئی ایسا نہ کر سکا لیکن ایک ہستی ایسی پائی جاتی ہے جس نے مُردے زندہ کیے۔ وہ ہمارے منجّی خداوند یسوع مسیح ہیں، سو اب آپ کے لیے دو راستے ہیں؛ یا تو یہ تسلیم کریں کہ قرآن کی یہ آیت صحیح نہیں کہ خدا ہی مُردے زندہ کرتا ہے یا پھر یہ مانیں کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے کیوں کہ باپ بیٹے سے جُدا نہیں۔

اسلامی جواب

معجزوں سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ بے شک جناب مسیح ؑ نے مُردے زندہ کیے لیکن معجزہ کی حقیقت یہ ہے کہ وہ غیر معمولی اور غیر عادی کام خدا کی طرف سے نبی کے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ یعنی میں خدا کے حکم سے مُردے کو زندہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو معجزے عطا فرمائے مگر کوئی بھی خُدا کا بیٹا نہ کہلایا۔

آپ کا یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آدم ؑ سے لے کر اب تک کسی نبی اور ولی نے مُردوں کو زندہ نہ کیا۔ دیکھیے، حضرت موسیٰ ؑ نے بنی اسرائیل کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُردہ شخص کو گائے کے کچھ اعضا چھوا کر زندہ کیا اور اُن ؑ کا یہ معجزہ تو مشہور ہے ہی کہ اُن کی لاٹھی زندہ سانپ بن گئی تھی۔ طور پہ آپ ؑ نے اللہ کے حکم سے ستر مرے ہوئے آدمی زندہ کیے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے چار پرندوں کو ذبح کر کے زندہ کیا۔ اس واقعہ کو قرآن مجید میں بوضاحت بیان فرمایا گیا ہے۔ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا۔ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضؓ کے دو بچوں کو زندہ کر کے اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ ان بچوں میں سے ایک نے دوسرے کو ذبح کر ڈالا تھا اور دوسرا چھت سے گر کر فوت ہو گیا تھا۔ حضورؐ کے صحابہ رضؓ نے اللہ کا نام لے کر مُردے زندہ کیے تھے۔ چنانچہ ایک انصار نابینا بڑھیا نے اپنے بیٹے کو اللہ کا نام لے کر زندہ کیا۔ آپؐ کی تو اُمت کے اولیائے کرام تک کو یہ کرامات عطا کی گئیں۔

اور سُنیے، حضرت عُزیر ؑ نے اپنے مرے ہوئے گدھے کو سو برس کے بعد زندہ کیا۔ حضرت اسرافیل ؑ صور پھونک کر تمام مردوں کو زندہ کریں گے۔ آپ تو شاید ان کو بھی خدا کا بیٹا کہنے سے نہیں چوکیں گے (نعوذُ باللہ من ذالک)

اور جناب پادری صاحب، یہ آپ نے خوب فرمایا کہ بیٹا باپ سے جُدا نہیں۔ تو جو حال بیٹے کا سو حال خدا کا۔ بیٹے کو تو آپ کے عقیدے کے مطابق یہودیوں نے سُولی دے دی تو کیا آپ کے خدا کو بھی یہودیوں نے سولی پہ چڑھا دیا تھا؟ اگر ایسا ہے تو ایسے مجبور اور معذور خدا کو ہمارا دُور ہی سے سلام ہے جو یہودیوں سے بھی کمزور رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانی سوال نمبر ۱۳

اب پادری صاحب نے اپنے سوال کا رُخ یوں پلٹ دیا:
آدم سے رسولِ عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) تک کسی نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا، مگر تمہارا قرآن گواہ ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام نے پرندوں کی مورتیاں بنا کر اُن میں جان ڈالی چنانچہ قرآن کی سورۂ آلِ عمران میں ہے: اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا۔ اب یا تو یوں کہو کہ قرآن کی یہ آیت صحیح نہیں یا یہ تسلیم کرو کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے اور تمام نبیوں سے افضل۔

اسلامی جواب

پادری صاحب، آپ نے دھوکا دینے کی غرض سے پوری آیت نہیں پڑھی اور ترجمہ بھی غلط کیا۔ سنیئے (قرآن کھول کر) پوری آیت یوں ہے:
اِنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْٓ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَھَیْئَۃِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ۔
یعنی میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشانی لایا ہوں کہ میں تمہارے لیے مٹی سے پرندے کی شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ اور میں مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دیتا ہوں اور مردے کو خدا کے حکم سے زندہ کرتا ہوں۔ اس آیت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ معلوم ہوا کہ مُردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو اچھا کرنا اور تمام معجزات دکھانا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا، خود اپنی مرضی سے نہیں۔ اور پھر لفظ اَخْلُقُ کے معنی ہیں میں بناتا ہوں نہ کہ میں پیدا کرتا ہوں جیسا آپ سمجھے ہیں۔ اگر اس کا مفہوم بنانے کا نہ ہوتا تو کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ کا لانا عبث ہوتا اور یہ بات شانِ خداوندی سے بعید ہے کہ وہ عبث کام کرے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیے کہ خلق بنانے کے معنیٰ میں قرآن کریم میں اور مقامات پر بھی آیا ہے۔ سورۂ عنکبوت میں ہے وَتَخْلُقُوْنَ اِفْكًا حضرت ابراہیمؑ نے پرندوں کو پکار کر زندہ کیا۔ ماں کے پیٹ میں فرشتہ بھی یہی کرتا ہے۔ حضرت جبریلؑ نے حضرت مریمؑ کے بطن میں اسی طرح پھونک مار کر خود مسیحؑ کو بنایا۔ فرشتوں نے حضرت آدمؑ کا پتلا بنایا۔ تو کیا آپ ان سب کو خدا کا بیٹا تسلیم کریں گے؟ سبحان اللہ مبلغ علم یہ ہے اور اُلجھ بیٹھے مسلمانوں سے۔ پادری صاحب، آپ نے جو آیت پڑھی کیا آپ اس کے الفاظ قرآن مجید سے نکال کر دکھا سکتے ہیں؟ لیجیے، قرآنِ کریم حاضر ہے۔

پادری صاحب کی بوکھلاہٹ

پادری صاحب بولے ہمیں قرآن پڑھنا نہیں آتا۔ اچھا، معاف فرمائیے، وقت زیادہ ہو گیا ہے مجھے ایک ضروری میٹنگ میں جانا ہے۔ پھر کسی وقت آپ سے ملاقات کروں گا۔ یہ کہہ کر پادری صاحب نے راہِ فرار اختیار کی اور آج تک منہ نہیں دکھا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرانی سوال نمبر ۱۴

یہ ۳؍ فروری ۱۹۶۹ء کا واقعہ ہے۔ جمعہ کا دن تھا۔ میں نمازِ جمعہ سے فارغ ہو کر شارعِ قائدِ اعظم پر لارڈز ہوٹل میں چائے پینے کی غرض سے پہنچا۔ وہاں "اتفاقاً" پادری سلطان صاحب سے ملاقات ہو گئی۔ انھوں نے مجھ سے سوال کیا کہ آپ لوگوں نے مسیحوں کے خلاف ایک محاذ قائم کر رکھا ہے اور دن رات اسلام کی تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے آپ کی تمام کتابوں کا مطالعہ کیا ہے۔ کیا آپ لوگوں کی نظر بائیبل، کتاب یسعیاہ نبی، باب ۹، آیات ۶، ۷ پر نہیں پڑی جہاں یہ لکھا ہے؟ "ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ سلطنت اس کے کاندھے پر ہو گی اور وہ ان ناموں سے پکارا جائے گا:۔ عجیب[1]، مشیر[2]، خدائے قادر[3]، ابدیت[4] کا باپ، سلامتی کا شہزادہ[5]۔ اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہو گی اور وہ داؤد کے تخت پر اور اس کی مملکت پر آج سے لے کر ابد تک بندوبست کرے گا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا۔ رب الافواج کی غیوری یہ کرے گی۔" یہ پیشین گوئی تمام تر ہمارے خداوند یسوع مسیح پر صادق آتی ہے۔ دیکھو ہمارے پاس بائیبل ہے۔ اس میں ایک موعود کی خبر دی گئی ہے جو بادشاہ ہو گا، جس کے پانچ نام ہوں گے (۱) عجیب (۲) مشیر (۳) خدائے قادر (۴) ابدیت کا باپ اور (۵) سلامتی کا شہزادہ۔ غرض، پادری سلطان صاحب نے ایک دھواں دھار تقریر اس پیشین گوئی پر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھاڑدی اور کہا کہ یہ پیشین گوئی مسیح کے سوا کسی اور نبی پر چسپاں ہو ہی نہیں سکتی اور ہمارے اس دعوے کو اسلامی مشن ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود غلط ثابت نہیں کر سکتا۔

پادری صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ غلط سمجھ رہے ہیں اور ناحق اور ناروا اس پیشین گوئی کو حضرت مسیحؑ پر چسپاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آیئے، میں ثابت کرتا ہوں کہ یہ پیشین گوئی حضرت مسیحؑ پر نہیں بلکہ آقائے نامدار حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں اس کو ثابت نہ کر سکا تو میں بلا چون وچرا عیسائیت قبول کر لوں گا۔ اور اگر میں اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے میں کامیاب ہو گیا تو آپ سے میری التجا یہی ہو گی کہ اسلامی مشن کی دعوتِ اسلام کو قبول فرماتے ہوئے عیسائیت سے توبہ کر لیجئے گا۔

پادری صاحب نے بڑے شد ومد سے کہا کہ ہاں، آپ اس پیشین گوئی کو حضرت محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) پر چسپاں کر کے دکھائیں۔

اسلامی جواب

جناب پادری صاحب، آپ کے دعوے کا دارومدار پیشین گوئی کے ان الفاظ پر ہے: "ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا" اس سے آپ یہ مراد لیتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ اکلوتے تھے اور بس اسی دعوے میں آپ مگن ہیں اور آپ اس بات کو بالکل بھول جاتے ہیں کہ حضرت محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ کے اکلوتے بیٹے تھے۔ خیر، یہاں تک تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ دونوں میں مماثلت تھی مگر آگے لکھا ہے کہ وہ سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی۔" بھلا یہ تو بتائیے کہ حضرتِ مسیحؑ کو کون سی سلطنت ملی تھی؟ سلطنت تو ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی اور تاریخ اس بات کی مکمل طور پر گواہ ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے حضورؐ فقر کو سلطنت پر ترجیح دیتے تھے تاہم اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ آپؐ دین اور دنیا دونوں کے بادشاہ قرار پائے۔ مگر حکومت اور طاقت کے باوجود آپؐ کو بادشاہ کہلانا پسند نہیں تھا۔ بلکہ آپؐ یہ فرماتے تھے کہ "وہ قیصر و کسریٰ والا رنگ ہم میں نہیں ہونا چاہیے۔ ان کو جب اللہ تعالیٰ اقتدار بخشتا ہے تو وہ بنی نوعِ انسان کو غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہمیں خداوندِ قدوس نے خدمتِ خلق کے لیے پیدا کیا ہے۔"

پھر لکھا ہے کہ "اس کا نام عجیب ہوگا۔" حضرت مسیحؑ خود تسلیم کرتے ہیں کہ یہ عجیب نام پانے والا وہ موعود ہوگا جو میرے بعد آئے گا چنانچہ انگورستان کی تمثیل میں حضرت مسیحؑ فرماتے ہیں:

"یسوع نے انھیں کہا کیا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا کہ جس پتھر کو راج گیروں نے ناپسند کیا وہی کونے کا پتھر ہوا۔ یہ خداوند کی طرف سے ہے اور ہماری نظروں میں عجیب۔" (متی ۲۱، ۲۳)

اس تمثیل کے بیان کرتے وقت حضرت مسیحؑ نے اس بات کا اقرار کیا کہ میرے بعد خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک اور مامور ظاہر ہوگا جو کونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پتھر کہلائے گا اور وہ مسیح ؑ اور دوسرے تمام لوگوں کی نظروں میں عجیب ہو گا۔ پس جب خود حضرت مسیح ؑ نے فرما دیا کہ عجیب وہ شخص کہلائے گا جو میرے بعد آئے گا تو یقیناً "محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی عجیب ہیں جو مسیح ؑ کے بعد تشریف لائے۔

علاوہ بریں نام کے اعتبار سے بھی دیکھیے محمد فی الواقع ایک عجیب نام ہے جو اپنے مسمیٰ کے برترین محامد کی خبر دیتا ہے۔ اور اس سے بھی عجیب بات یہ ہے کہ آپ ؐ سے پہلے اس نام کی سعادت کسی شخص کو حاصل نہیں ہوئی، لیکن جو لوگ اس پیشین گوئی کو حضرت مسیح ؑ پر چسپاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں انھیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مسیح کوئی ایسا نام نہ تھا جو عجیب اور حضرت مسیح ؑ ہی کے لیے مخصوص ہو کیوں کہ توراۃ میں داؤد ؑ، سلیمان ؑ اور دوسرے کئی انبیاء ؑ و بادشاہانِ بنی اسرائیل کو بھی مسیح کہا گیا ہے۔

آنے والے کا نام "مشیر" بتایا گیا ہے۔ یہ نام بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی پر چسپاں ہوتا ہے کیوں کہ آپ ؐ ہی تھے۔ جن سے قوم (بعثت سے بھی بہت پہلے) مشورہ لیا کرتی تھی اور جنھوں نے اپنی قوم کو وَ اَمْرُهُمْ شُوْرٰی بَیْنَهُمْ کی تعلیم دی اور حکومت کے لیے لازم قرار دیا کہ وہ ہر کام ملک کے باشندوں کے مشورے سے کیا کرے۔ اسی کی وضاحت کے لیے حضور ؐ نے فرمایا لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَةِ (اسلامی حکومت مشورے کے بغیر نہیں ہو سکتی) جو حکومت بھی باشندگانِ ملک کے مشورے کے بغیر چلائی جائے گی وہ اسلامی نہیں کہلائے گی۔ مگر اس کے مقابلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مسیحؑ نے کوئی مشورہ دُنیا کو دیا اور نہ مشورے کی اہمیت پر زور دیا نہ اپنے تئیں مشیر کہا۔ پس یقیناً حضرت محمد رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم ہی کی وہ ذات والا صفات ہے جسے مشیر کہا جاتا تھا اور اب بھی مشیر کہا جاتا ہے چنانچہ اس وقت بھی کئی مسائل کے حل کے لیے آپؐ کی احادیث سے نظیریں تلاش کی جاتی ہیں۔

تیسرا نام اس کا "خدائے قادر" رکھا ہے۔ توراۃ کی رو سے حضرت موسیٰؑ کو خدائے سے مشابہت حاصل تھی۔ ملاحظہ ہو خروج ۷، ۱ اور خروج ۴، ۱۶۔ جس طرح مسیحؑ بائیبل کے محاورے کے مطابق ابن اللہ کہلانے کے مستحق ہیں اسی طرح بائیبل کے نقطۂ نظر سے حضرت موسیٰؑ مظہر خدا تھے۔ پس جب کبھی خدا کے لفظ سے کسی انسان کی طرف اشارہ کیا جائے گا تو اس سے مراد یا موسیٰؑ ہوں گے یا کوئی مثیل موسیٰؑ۔ اور ہم پہلی پیشین گوئی میں بتا آئے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنے بعد ایک ایسے نبی کے آنے کی خبر دی تھی جو ان جیسا ہوگا۔ استثنار ۱۸، ۱۸ (ملاحظہ ہو اسلامی مشن کی طرف سے شائع شدہ کتاب آخری نبیؐ) اور یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ اس پیشین گوئی میں بیان کردہ تمام علامات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتی ہیں پس حضورؐ ہی خدائے قادر یعنی خداوند جلّ وعلا کے مظہر اتم کہلانے کے مستحق تھے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ج (الفتح ۱۰)

یعنی جو تیری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں اور اللہ کا ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُن کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ اس سے صاف مراد یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کا مظہر ہے۔ پس اس پیشین گوئی کی مصداق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بابرکات ہو سکتی ہے۔ پھر لفظ "قادر" بھی آپؐ ہی کی ذات کی طرف دلالت کرتا ہے کیوں کہ آپؐ ہی تھے جنہوں نے اپنی زندگی میں اپنے سارے دشمنوں کو زیر کر لیا اور تمام مخالفتوں اور عداوتوں کا سر کچل دیا۔

چوتھا نام "ابدیت کا باپ" بتایا گیا ہے۔ یہ علامت بھی آپؐ ہی پر چسپاں ہوتی ہے کیوں کہ آپؐ ہی تھے جنہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ آپؐ کی تعلیم قیامت تک کے لیے ہے اور آپؐ کی شریعت کو منسوخ کرنے والا کوئی اور شخص نہیں آئے گا۔ پس "ابدیت کا باپ" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں۔

پانچواں نام آپ کا "سلامتی کا شہزادہ" رکھا گیا ہے۔ چونکہ شہزادہ بمعنی بادشاہ بھی آتا ہے اس لیے ہم اس کے معنی یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ "سلامتی کا بادشاہ" ہوگا۔ جس مذہب کی تبلیغ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی اس کا نام اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے اسلام تجویز کر رکھا تھا۔ اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ۔ انجیل کے مترجموں نے لفظ اسلام کی جگہ سلامتی کا لفظ استعمال کیا ہے گویا وہ اسلام کے بادشاہ ہوں گے۔ اسلام اُسی تعلیم کا نام ہے جو آپؐ لے کر آئے۔ اور اسی تعلیم کی وجہ سے، اسی اسلام کی وجہ سے مکہ والوں نے آپؐ پر اور آپؐ کے پیروؤں پر کیا کیا مظالم توڑے! کتنے خون تھے جو آپؐ کے رشتہ داروں اور آپؐ کے متبعین کے ان لوگوں نے بہائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک سر سے لے کر پیروں تک گواہ تھا اُن مظالم کا جو آپؐ کے دشمنوں نے آپؐ کے خلاف روا رکھے کیونکہ کبھی آپؐ پر سنگباری کی گئی، کبھی آپؐ پر تیر پھینکے گئے اور کبھی آپؐ کے جسم مبارک کو کئی دوسرے ذرائع سے تکلیف پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ وطن سے آپؐ کو بے وطن ہونا پڑا اور آپؐ کے صحابہؓ کو بھی۔ بچھڑ ماؤں نے بچوں کو چھوڑ دیا، خاوندوں نے بیبیوں سے جدائی اختیار کی۔ بھائیوں نے بھائیوں سے قطع تعلق کر لیا۔ غریب اور کمزور مسلمانوں کو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر مخالف سمتوں میں چلایا گیا اور اس طرح ان کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ عورتوں پر بڑے بڑے ستم روا رکھے گئے۔ غلاموں کو ننگا کر کے سخت پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ تپتی ریت پہ لٹا کر اُن کے سینوں پر پتھر کوٹے گئے اور اصرار کیا گیا کہ تم کہو خدا ایک نہیں، بلکہ خدا کی خدائی میں بُت بھی شریک ہیں۔ جنگ میں مسلمان شہدا کے سینے چاک کیے گئے اور ان کے جگر نکال کر چبائے گئے، ان کے ناک اور کان کاٹ دیئے گئے۔ غرض کہ زندوں اور مردوں، عورتوں اور مردوں، بچوں اور بوڑھوں میں سے کسی کو بھی معاف نہیں کیا گیا۔

مگر اب تصویر کا دوسرا رُخ دیکھیے :۔

جب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو غلبہ عطا فرمایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک فاتح کی حیثیت سے دس ہزار قدسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اپنے دشمنوں سے بدلا فرمایا۔ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ۔ (آج تم پر کوئی مواخذہ نہیں) یعنی وہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے قوت اور غلبہ دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ہم اعلان کرتے ہیں کہ مکہ کے تمام لوگوں کو معاف کیا جاتا ہے ان کے مظالم کی انھیں کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔" یہی نہیں کہ اُن کو سزا دینے سے اجتناب کیا گیا بلکہ ان کے جذبات کا اس قدر احترام کیا گیا جب اسلامی لشکر مکہ میں داخل ہونے کے لیے بڑھ رہا تھا تو ایک جرنیل کے مُنہ سے یہ بات نکل گئی کہ "آج ہم زور سے مکّہ میں داخل ہوں گے اور اُن مظالم کا بدلہ لیں گے جو مکّہ والوں نے ہمارے حضور صلّی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ پر کیے تھے"۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو اس جرنیل کو معزول کر دیا اور فرمایا کہ "ان باتوں سے مکہ والوں کی دل شکنی ہوگی"۔

کیا حضرت مسیحؑ کی زندگی میں اور پوری مسیحی تاریخ میں اس کی کوئی نظیر ملے گی؟ عیسائی بھی شروع میں مظلوم اور مقہور رہے مگر جب انھیں غلبہ حاصل ہوا اور وہ حکومت سے سرفراز ہوئے تو کیا انھوں نے اپنے مخالفوں کے ساتھ کسی نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کیا؟ روما کی تاریخ نکال کر دیکھ لو۔ اسکے اوراق اُن مظالم کے خون سے رنگین ہیں جو عیسائیوں نے فتح اور غلبے کے وقت اپنے دشمنوں پر ڈھائے۔ پھر مسیحؑ کو "سلامتی کا شہزادہ"، کیونکر کہا جاسکتا ہے؟ حضرت مسیحؑ کو تو یہ توفیق ہی نہیں ملی کہ وہ کسی کو سلامتی دیتے اور جب آپؑ کے متبعین کو موقع ملا تو انھوں نے سلامتی نہیں دی بلکہ ہلاکت دی، تباہی دی اور بربادی دی۔

اس کے برعکس حضرت محمدؐ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی زندگی ہی میں فتح دی اور غلبہ بخشا۔ مگر اس غلبے اور قوت کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے رحم و کرم اور عفو و درگزر سے کام لیا۔ پس "سلامتی کے شہزادہ" کا اطلاق آپ پر اور صرف آپ پر ہو سکتا ہے اور آپ ہی یسعیاہ نبی کی پیشین گوئی کے مصداق تھے۔ "سلامتی کا شہزادہ" وہی ہے جس نے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ کی بشارت سنائی۔ "سلامتی کا شہزادہ" وہی کہلا سکتا ہے۔ جو تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلَامٌ کا مژدہ سنائے اور جو السلام علیکم اور وعلیکم السلام کو اسلام کا تیسرا حصہ قرار دے۔

اس پیشین گوئی میں ایک علامت اس موعود کی یہ لکھی ہے کہ "اُسکی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی اور وہ داؤد کے تخت پر اور اس کی مملکت پر آج سے لے کر ابد تک بندوبست کرے گا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا"

جیسا کہ ہم پہلے بتا آئے ہیں، حضرت مسیح ؑ کو تو حکومت ملی ہی نہیں۔ وہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جنہیں حکومت ملی اور جن کے صحابہ رضؓ کی زندگیوں میں اسلام تمام روئے زمین پر پھیل گیا۔ انھوں نے ایسے انصاف کے ساتھ حکومت کی کہ کہہ نہیں سکتے کہ آیا اُن کا اقبال بڑا تھا یا اُن کی سلامتی بڑی تھی۔ وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے رومن حکومت پر جو مسیح ؑ کی زندگی کے تین سو سال بعد ہی عیسائیت میں داخل ہو گئی تھی، غلبہ دلایا چنانچہ چودہ سو سال سے مسلمان اس ملک پر قابض ہیں۔ کیا تین سو سال کی حکومت ابدی کہلائے گی یا چودہ سو سال والی حکومت کو ابدی کہنا درست ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔" اس واقعہ کو آج دو ماہ سے اُوپر ہونے کو آئے ہیں، پادری صاحب نے اپنی صورت تک نہیں دکھائی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہُوا کہ لاہور کو خیر باد کہہ کر کراچی تشریف لے گئے ہیں۔

یہ خاکسار ان مکالموں اور مباحثوں کو کلام پاک کی ان آیات کی تلاوت کے ساتھ ختم کرتا ہے:

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۚ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝

(سورۂ مریم، آیات ۹۰ تا ۹۳)

"دو عجب نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اس وجہ سے کہ لوگوں نے خدائے رحمٰن کے لیے بیٹا قرار دیا حالانکہ خدائے رحمٰن کو شایاں ہی نہیں کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے اور جتنی مخلوقات زمین و آسمان میں ہے۔ سبھی تو قیامت کے دن خدائے رحمٰن کے پاس غلام بن کر حاضر ہوں گے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب دوم

نصرانی سوال نمبر ۱۵

مورخہ ۷۰/۱/۱۴ بروز پیر جوہر آباد تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پادری قیوم صاحب سے ملاقات ہوئی راقم الحرف نے سوال کیا کہ عیسائیوں کے عقائد کا اصل اصول مسیح کی الوہیت اور کفارہ ہیں۔ میں آپ سے صرف کفارہ کے متعلق صرف ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ کی قابلیت کی تعریف میں سنی جا بجا سنی ہے مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس کا شافی جواب دے کر شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

پادری قیوم صاحب: آپ فرمائیں میں معقول جواب دے کر آپ کو دوبارہ دعوت مسیح کا جامہ پہنانے کی کوشش کروں گا کیونکہ مہنگا صاحب آپ کو شیطان نے اپنے پنجے میں جکڑ کے دین و دنیا میں کہیں کا نہیں رکھا ہے "خداوند مسیح کا فضل ہو" فرمائیں وہ کون سا سوال ہے جو کہ آپ کی سمجھ سے باہر ہے۔

راقم الحرف: وہ بات یہ ہے کہ کفارہ کے لیے خدا کے بیٹے کی کیا ضرورت تھی اس مقصد کے لیے کسی نیک انسان کو منتخب کر لیا جاتا جو تمام گناہگاروں کے بدلہ میں صلیب پر چڑھ کر جان دے دیتا آخر (نعوذ باللہ) خدا کے بیٹے کو ہی کیوں مصلوب کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری قیوم صاحب : مولوی مہنگا صاحب آپ وعدہ کریں کہ اگر یہ معاملہ حل ہو جائے تو میں امید رکھ سکتا ہوں کہ آپ دوبارہ مذہب مسیحی کو قبول کر کے عیسائی قوم پر احسان کریں گے۔

راقم الحروف : اگر آپ نے سوالات کے جواب تسلی بخش دیئے تو میں اس وقت بپتسمہ لے لوں گا اگر آپ نے جواب دینے سے بہانہ بازی کی تو آپ کو اسلام قبول کرنا ہوگا۔

پادری قیوم صاحب : منظور ہے۔ اب آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں غور سے سنئے۔

"کفارہ کے لیے خدا کے بیٹے ہی کی ضرورت تھی کیونکہ تمام انسان خواہ وہ نبی ہوں یا رسول گنہگار ہیں اور ظاہر ہے کہ گناہگار گناہگاروں کا شفیع نہیں بن سکتا۔ چونکہ یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے اور گناہوں سے پاک تھے۔ اس لیے ان ہی کو گناہ گاروں کے خاطر مصلوب کیا گیا۔

راقم الحروف : بہت خوب لطف آ گیا آپ کے جواب سے۔ یہ تو فرما دیجئے کہ مصلوب کیا چیز ہوئی یعنی مسیح کی الوہیت مصلوب ہوئی یا مسیح کی انسانیت اگر مسیح کی خدائی مصلوب ہوئی تو معلوم ہوا کہ خدا کی ذات واحد نے صلیب کی تکلیفوں کو برداشت کیا۔ اور خدا کی ذات پر موت وارد ہوئی گویا تمہارا خدا مر گیا۔ اگر کہو کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی اور اس نے تمام تکلیفیں برداشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیں تو پھر آپ کا جواب بے کار ہو گیا کیونکہ اس صورت میں کسی انسان ہی کو صلیب پر چڑھانا مناسب تھا نہ کہ خدا کو اس لیے دونوں صورتوں میں صرف انسانیت ہی کو مصلوب ہونا تھا نہ کہ خدائی کو۔

پادری قیوم صاحب: بے شک خداوند یسوع مسیح کامل خدا اور کامل انسان تھا یعنی اس میں دونوں چیزیں بوجہ کمال موجود تھیں۔ لیکن اس کی انسانیت بھی اس کی الوہیت کی طرح گناہوں سے پاک تھی۔ اس لیے اس کا کفارہ ہونا ضروری تھا۔ چونکہ دوسرے انسان سب کے سب گناہگار ہیں۔ اس لیے وہ کفارہ نہیں ہو سکتے تھے۔

راقم الحروف: گویا صرف اس لیے کہ دنیا میں کوئی بے گناہ انسان موجود نہ تھا جو کفارہ ہوتا۔ آسمان سے خدا ہی کو نیچے آنا پڑا۔ اور یہاں آ بھی اس کی خدائی مصلوب نہ ہوئی۔ اگر کفارہ کے لیے کسی بے گناہ انسان کی تلاش تھی تو خدا نے خود آنے کے بجائے ایک ایسا انسان پیدا کیوں نہ کر دیا جو بے گناہ ہوتا اور بجائے خدا کے خود صلیب پر مر کر کفارہ ہو جاتا۔

پادری قیوم صاحب: خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے۔ ہم کچھ نہیں بتا سکتے کہ اس نے ایسا کیوں نہ کیا اور خود کیوں اس کام کے لیے دنیا میں آ گیا۔ البتہ ایک بات معلوم ہوتی ہے۔ یعنی خدا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفارہ کے لیے دنیا میں آنا اس کے کمال محبت و شفقت پر دلالت کرتا ہے۔ گویا خدا نے اپنے بندوں سے ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بھیج دیا جو دوسروں کے بدلہ میں اپنی جان فدیہ میں دے گیا۔ خدا کے بجائے کسی انسان کے بھیجنے سے یہ مقصد ہرگز پورا نہ ہو سکتا۔

راقم الحروف: اگر خدا کو اپنے بندوں سے ایسا ہی پیار کرنا تھا تو اس نے دنیا کے آغاز میں ہی اپنے بیٹے کو کیوں نہ بھیج کر سولی پر مار دیا۔ کیا حضرت مسیحؑ سے پہلے کی مخلوق سے خدا کا کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر اس نے اپنی محبت کا اظہار ہزاروں برس بعد کیوں کیا۔

پادری قیوم صاحب: اس راز کا ہم کو علم نہیں خدا کے بھید خدا ہی جانتا ہے۔

راقم الحروف: پادری صاحب میرا سوال بدستور باقی ہے۔ خدا کا بھید کہنے سے کچھ نہیں بنتا تو مانیئے کہ جب مطلوب انسانیت ہی ہوتی تو خدا کا خود آنا بیکار ثابت ہوا کسی اور ہی انسان کو بھینٹ چڑھا دیا جاتا۔

پادری قیوم صاحب: میں جواب دے چکا کہ انسان گنا ہگار ہونے کی وجہ سے کفارہ نہیں ہو سکتے تھے۔ مسیح کی انسانیت انکے لیے کفارہ ہوئی وہ عصومیت اور بے گناہی کا پیکر تھی۔

راقم الحروف: یہ آپ کو معلوم ہے مسیح حضرت مریمؑ صدیقہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ سے پیدا ہوئے۔ تو اس پیدائش کا تعلق انسان سے تھا یا خدا سے یعنی خدا پیدا ہوا یا انسان۔

پادری قیوم صاحب: خدا تو پیدائش سے پاک ہے۔ مسیح کے اندر انسانیت تھی۔ اس کی پیدائش ہوئی۔

راقم الحروف: اور صلیب پر کون مرا۔ خدا یا انسان۔

پادری قیوم صاحب: (گھبرا کر) خدا مرنے سے بھی پاک ہے صلیب پر انسان ہی مرا یعنی مسیح کی انسانیت۔

راقم الحروف: گویا پیدائش اور موت کا تعلق مسیح کی انسانیت سے ہے نہ کہ الوہیّت سے۔

پادری قیوم صاحب: (پیشانی سے پسینہ پونچھتے ہوئے) بے شک بے شک۔

راقم الحروف: بائیبل کی کتاب ایوب کو کھول کر دیکھاتے ہوئے۔ دیکھئے ایوب کی کتاب $\frac{15}{14}$ میں لکھا ہے "جو عورت سے پیدا ہوا وہ گناہگار ہے"۔ اور چونکہ بقول آپ کے پیدائش الوہیّت کی نہیں ہوئی بلکہ انسانیت کی ہوئی تھی۔ اس لیے حضرت ایوبؑ کے فیصلہ کے مطابق مسیح کی انسانیت بھی گناہگار ہوئی۔ اور دیکھئے (رومیوں $\frac{6}{23}$) میں لکھا ہے کہ "گناہ کی مزدوری موت ہے" یعنی موت اس بات کا ثبوت ہے کہ مرنے والا گناہگار ہے اور چونکہ بقول آپ کے حضرت مسیحؑ کی الوہیّت یا خدائی مصلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی بلکہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہوئی تھی سو اس لیے وہی انسانیت گناہگار بھی ثابت ہوئی ۔ پس آپ کا یہ فرمانا کہ مسیح کی انسانیت مصلوب ہو کر کفارہ ہوئی تھی جو (ہمارے ثبوت کے مطابق) گناہگار تھی اس لیے پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ خدا نے کسی اور گناہگار انسان کو مصلوب کیوں نہ کیا تاکہ خدا کی خدائی تو محفوظ رہتی ۔ دوسرے بقول آپ کے گناہگار انسان گناہگاروں کا کفارہ نہیں ہو سکتا اس لیے مسیح بھی کفارہ نہ ہوئے ۔ لیجیے یہ اسلامی مشن کی کتاب کفارہ اور قربانی کا بُرّا ۔ اس کو پڑھنے سے روزِ روشن کی طرح آشکارہ ہو جائے گا اور کفارہ کی عمارت دھڑام سے زمین کے نیچے گر پڑے گی ۔

پادری قیوم صاحب : (گھبرا کر اور پسینہ پسینہ ہو کر) ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ سب خدا کے بھید ہیں ۔ خدا نے جس طرح چاہا کیا ہم یا آپ اعتراض کرنے والے کون !۔

راقم الحروف : اگر خدا کے بھید پر ہی آپ کے مذہب کا دارومدار ہے تو ہم کو دعوتِ مسیحی دینے کا کیا اختیار ہے بلاوجہ ہمارا اور اپنا قیمتی وقت کیوں ضائع کیا ۔ یا تو آپ میرے سوالوں کا جواب دیں یا پھر سچے دل سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیں ۔

پادری قیوم صاحب : کیا مذہب اسلام میں زبردستی سے اسلام قبول کرایا جاتا ہے

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحرف : نہیں ہمارے مذہب میں زور و جبر نہیں ہے ۔ میں نے تو آپ کا وعدہ یاد کرایا ۔

پادری قیوم صاحب : اچھا مسٹر عمانوائیل جھنگا یعنی مولوی صاحب میں کچھ دنوں کی مہلت چاہتا ہوں کہہ کر رفو چکر ہوئے ۔ جو صاحبان موجود تھے ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ گئے ۔

کیا عیسائیوں کے نزدیک توریت شریعت ہے اور انجیل کمال ہے

مورخہ ۲۶/۱۲/۶۹ بروز جمعہ چڑیا گھر لاہور میں پادری سلطان صاحب سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ایک امریکن پادری جیک صاحب بھی تھے ۔ راقم حروف شیروں کے جنگلے کے ساتھ کھڑا تماشہ دیکھ رہا تھا ۔ سلطان پادری صاحب نے آواز دی ۔ مولوی صاحب کیا دیکھ رہے ہو ۔ یہ کوئی مسیحی نہیں ہے جن کو تبلیغ کر رہے ہو یہ تو خونخوار درندے ہیں ایسا نہ ہو کہ جنگلہ توڑ کر ہڑپ کر لیں ۔ اسلامی مشن ٹھنڈا ہو جائے گا ۔ کہہ کر ہنسنے لگے ۔ راقم الحرف نے سلطان پادری صاحب کو دیکھا ان کی ترش باتوں کی پرواہ کئے بغیر ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا ۔ پادری صاحب نے امریکن پادری جیک صاحب سے یہ کہہ کر تعارف کرایا کہ اس مولوی صاحب کو شیطان نے اپنے پنجوں میں ایسا جکڑا ہے کہ خداوند یسوع مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برکتوں سے محروم ہو کر در در کی خاک چھانتے پھرتے ہیں اور ہمیں اسلام کی تعلیم دیتے ہیں کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس کے رسول ؐ کی پیروی کرو۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے کہ کلام مقدس کو چھوڑ دیں جو کہ جامع کتاب ہے اور ہمارے مسیحی بھائیوں کے نزدیک توریت شریعت ہے اور انجیل کمال ہے۔

جیک پادری صاحب: واقعی ظاہر ہے کہ شریعت اور کمال کے بعد کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس لیے ہمیں مسلمانوں کے قرآنِ کریم کی بھی ضرورت نہیں چونکہ قرآنِ کریم نے توریت و انجیل کی تصدیق کی ہے اس لیے یہ اعتراض اور بھی پختہ ہو جاتا ہے۔

سلطان پادری صاحب: سن لیا مولوی صاحب اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے اب بھی وقت ہے واپس چلے آؤ اور خداوند مسیح کی برکتوں سے دونوں جہانوں کی برکت حاصل کرو کیوں شیطان کے چکر میں پڑے ہو۔

راقم الحروف: نے کہا۔ جناب آپ ہی کو (نعوذ باللہ) خداوند مسیح مبارک ہو کیونکہ آپ لوگوں کی آنکھوں پر غفلت کے پردے پڑے ہیں جو کہ اچھے برے کی تمیز ہی نہیں ہے اگر ہوتی تو توریت شریعت ہے اور انجیل کمال" نہ کہتے آیئے اس بنچ میں بیٹھ کر گفتگو کریں گے میں آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ معقول جواب دیتا ہوں۔ آئندہ آپ کو جرأت نہ ہوگی کہ کسی چلتے پھرتے انسان پر آکر اعتراض کرنے کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان پادری صاحب: بہت اچھا آئیے میں آپ سے بہت دنوں سے ملنے کی تاک میں لگا تھا خداوند مسیح کا فضل ہوا آپ سے ملاقات ہو گئی (بنچ پر بیٹھتے ہوئے) اچھا عیسائیوں کے نزدیک تو توریت شریعت ہے اور انجیل کمال ہے کیا جواب ہے تمہارے پاس۔

اس وقت قریباً ۸-۱۰ اور عیسائی صاحبان تشریف لے آئے وہ بھی گھاس پر بیٹھ کر ہمارے درمیان کی گفتگو سننے لگے۔ راقم الحرف کے ساتھ بھی دو مسلمان آ کر کھڑے ہو گئے۔

راقم الحرف نے آیت الکرسی پڑھی خدا سے دعا مانگی کہ اے رب العزت گناہگار بندے کی مدد فرما اس وقت تیرے سوا کوئی میری مدد کرنے والا نہیں ہے۔ دعا کے بعد گفتگو کا آغاز اس طرح سے کیا ملاحظہ فرمائیں۔

راقم الحرف: عیسائی اگر اپنی کتابوں کے مختلف اوصاف بیان کرنے لگیں تو اس سے یہ کہاں لازم آ گیا کہ فی الحقیقت وہ کتابیں ہیں بھی ان اوصاف کی مصداق! یہ دعویٰ ہے جس کو دلائل سے ثابت کرنا چاہیئے۔ لیکن ہم تسلیم کئے لیتے ہیں کہ توریت شریعت ہے اور انجیل کمال ان کے مقابلہ میں قرآن مہیمن ہے مہیمن وہ ہے جو شریعت اور کمال دونوں پر حاوی ہو۔ یہ لفظ خود قرآن کریم نے اپنی نسبت استعمال کیا ہے۔ چنانچہ انا انزلنا الیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتاب ومھیمنا علیہ۔

ترجمہ: اے نبی ہم نے اس کتاب (قرآن) کو آپ پر حق کے ساتھ نازل کیا ہے جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان پر مھیمن ہے)
مگر انجیل کی نسبت انجیل میں کہیں نہیں آیا کہ وہ کمال ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن کریم شریعت اور کمال دونوں کا جامع ہے۔

سلطان پادری صاحب: توریت اور انجیل کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور ہر مسلمان پر ان کو تسلیم کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ پھر مسلمان اس کو کیوں نہیں مانتے۔

راقم الحرف: اس لیے کہ عیسائیوں کے پاس اصل توریت اور انجیل موجود نہیں ہے۔

جیک پادری صاحب: اگر اصل توریت اور انجیل موجود نہیں تو قرآن نے ان کی کیوں تصدیق کی؟

راقم الحرف: قرآن کریم نے اصل توریت اور انجیل کی تصدیق کی ہے نہ کہ محرف اور بناوٹی کتابوں کی۔

(محرف سے مراد خود ساختہ ہے نہ کے ملاوٹ شدہ کیوں کہ خدائی کلام میں انسان تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ لا مبدل لکلمات اللہ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے کلموں میں کوئی شخص تبدیلی کرنے والا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان پادری صاحب ۔ یہ موجودہ اناجیل تو خدا کا کلام ہے آپ تسلیم کرتے ہیں ۔

راقم الحروف : ہرگز نہیں یہ موجودہ اناجیل تو خدا کا کلام ایک آیت بھی نہیں جناب پادری صاحب آپ کن خیالات میں گم سم بیٹھے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے خدا کی انجیل روپوش کر دی جس کی زبان آرامی تھی اس زبان کو روئے زمین میں کوئی جاننے والا موجود نہیں رہا ۔ بعد میں عیسائی پادریوں نے حضرت مسیح کی سوانح عمری اور ان کے ملفوظات کو انجیل کہنا شروع کر دیا ۔ اور اس میں ملاوٹ کر دی ۔ خدا کی انجیل میں کسی پادری نے ملاوٹ نہ کی اور نہ کوئی کر سکتا ہے ۔ آپ کے پادری سیالکوٹی نے اپنے رسالہ "روح" ہے" صفحہ ۱۱ میں بعض علماء کرام کے متعلق لکھا ہے "کہ انہوں نے تحریف کا انکار کیا ہے" اس کا بھی یہی مطلب ہے ۔

سلطان پادری صاحب : عیسائی کہتے ہیں کہ جن کتابوں کی قرآن نے تصدیق کی ہے وہ یہی توریت اور انجیل ہیں ۔

راقم الحروف : بہت اچھا اب ہم قرآن کریم سے ہی دریافت کرتے ہیں کہ وہ موجودہ توریت اور انجیل کی تصدیق کرتا ہے یا تکذیب ۔ مجھے امید ہے آپ ماشاء اللہ قرآن شریف سے تو اچھی طرح واقف ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان پادری صاحب : جی ہاں اچھی طرح سے فرمایئے۔

راقم الحروف : قرآن کریم فرمایا ہے۔ اللہ الذی خلق السموٰت والارض ولم یعی بخلقھن (سورۃ احقاف)

ترجمہ : اللہ وہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور وہ ان کے پیدا کرنے سے تھکا نہیں۔

مگر توریت میں لکھا ہے "خدا نے چھ دن میں تمام چیزوں کو بنایا اور ساتویں دن آرام کیا (کتاب پیدائش) آرام وہی کیا کرتا ہے جو تھک جاتا ہے۔ پس توریت سے خدا کا تھکنا ثابت ہے مگر قرآن کہتا ہے کہ خدا تھکا نہیں۔ اب آپ بتائیں قرآن مجید نے موجودہ توریت تصدیق کی یا تکذیب ؟

توریت میں لکھا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے بت پرستی کی۔ مگر قرآن کریم کہتا ہے وما کفر سلیمان سلیمان علیہ السلام نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا۔ یہ موجودہ توریت کی تصدیق ہے یا تکذیب۔

اب انجیل کو لیجئے۔ چاروں انجیلوں میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) صلیب پر چلا کر جان دی۔ یعنی آپ صحیح معنے میں مصلوب ہوئے۔ مگر قرآن کریم فرماتا ہے۔ وما قتلوہ وما صلبوہ یعنی یہودیوں نے نہ حضرت مسیح کو قتل کیا اور نہ ان کو صلیب دی۔ پھر انجیل میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح نے (نعوذ باللہ) خدا کا دعویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ جو لوگ مریم کے بیٹے مسیح کو خدا کہتے ہیں وہ کافر ہیں اب آپ ہی انصاف سے یا کوئی پادری صاحبان بتائے کہ قرآن نے موجودہ توریت اور انجیل کی تصدیق کی یا تکذیب کی ہے۔

جینک پادری صاحب یہ سب خدائی بھید ہیں جس کو مہنگا صاحب آپ نہیں سمجھ سکتے کیونکہ تمہیں شیطان نے اپنے پنجے میں ایسا جکڑا ہے کہ نکلنا مشکل ہے۔

راقم الحروف : جناب میرا بیان ابھی جاری ہے خدائی بھید خدا جانے کہنے سے کام نہیں چلے گا کیونکہ آپ نے اس چڑیا گھر میں ایک مسلمان کو للکارا ہے جب تک میرا بیان مکمل طور سے نہ سن لیں اس وقت تک آپ کو جواب دینا زیب نہیں دیتا۔

سلطان پادری صاحب : اچھا فرمائیں۔

راقم الحروف : اچھا میں کہہ رہا تھا کہ قرآن نے موجودہ توریت اور انجیل کی تصدیق کی ہے یا تکذیب کی ہے۔ یہ تو صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ قرآنِ کریم نے موجودہ توریت اور انجیل کی ہرگز تصدیق نہیں کی بلکہ اس نے ان کی زبردست تکذیب کی ہے اور ان کے بیان کردہ واقعات و عقائد کو کفر و شرک سے تعبیر کیا ہے۔ اب میں قرآنِ کریم سے ایک عام اصول بیان کرتا ہوں جس کو پیشِ نظر رکھ کر ہر کتاب کو آزمایا جا سکتا ہے۔ گویا قرآنِ کریم نے ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ میں ایک کسوٹی دے دی ہے جس پر کس کر ہم ہر کتاب کے متعلق فیصلہ کر سکتے ہیں۔ قرآنِ کریم ارشاد فرماتا ہے۔ ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً۔ یعنی اگر قرآن کریم خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں اختلافات کی بھرمار ہوتی۔ اس آیتہ کریمہ سے معلوم ہو گیا کہ خدا کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب اختلافات سے خالی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بشر تو نسیان سے مبرا نہیں ہے۔ انسان خواہ کیسی ہی احتیاط سے کوئی کتاب لکھے اس میں اختلاف ضرور ہو گا۔ اور جس میں اختلاف ہو گا۔ اس کو خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ ورنہ خدا کو جھوٹا یا بھول میں مبتلا ہونے والا قرار دیا جائے گا کیا اس اصول سے کسی انسان کو انکار ہو سکتا ہے۔

سلطان پادری صاحب: اگر ان اصولوں کو دیکھا جائے تو بالکل سچا اور فطرت کے عین مطابق نظر آتا ہے۔ واقعی جس کتاب میں اختلاف ہو گا۔ اس کو خدائے واحد قدوس کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ مگر توریت اور انجیل میں کوئی اختلافات نہیں ہیں۔

راقم الحرف: بہت اختلافات! اتنے اختلافات کہ ان کو دیکھ کر انسان کا دماغ چکر کھانے لگتا ہے۔ میں اس کسوٹی پر عیسائیوں کی آسمانی کتابوں کو پرکھ کر دیکھتا ہوں۔ تاکہ آپ صاحبان کو بھی معلوم ہو جائے کہ عیسائیوں کی موجودہ کتابوں کو الہامی قرار دینا خدا تعالےٰ کو تمام عیوب کا حامل قرار دینے کے مترادف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عیسائی سے مخاطب ہو کر۔ جناب آپ کی عمر کیا ہے۔

عیسائی: ۲۱ اور ۲۲ سال کے درمیان یعنی ۲۲ سال کی عمر سمجھیئے۔

راقم الحروف: بہت خوب اچھا اگر تم یہ کہو کہ میری عمر اس وقت ۲۲ سال کی ہے۔ اور ایک گھنٹہ کے بعد کہنے لگو کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے تو کیا دونوں بیان صحیح ہوں گے۔

عیسائی: دونوں بیان کس طرح صحیح ہو سکتے ہیں۔ میرا یہ کہنا کہ میری عمر ۴۲ سال کی ہے۔ بالکل غلط ہے ۲۲ سال کی عمر صحیح ہے۔

راقم الحروف: اچھا اب دیکھو ۲ تواریخ ۲/۲۲ میں لکھا ہے کہ اخزیا کی عمر ۲۲ سال کی تھی۔ جب اُس نے حکومت کرنی شروع کی مگر ۲ سلاطین میں لکھا ہے کہ حکومت شروع کرتے وقت اخزیا کی عمر ۴۲ سال کی تھی۔ کیا دونوں بیان صحیح ہو سکتے ہیں!

عیسائی: ہرگز نہیں ان میں سے ایک بیان صحیح ہوگا دوسرا غلط۔

راقم الحروف: سن لیا پادری صاحب۔ اب یہ سوال کہ دونوں میں کونسا بیان صحیح ہے کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ خدا ہی نہ بتائے اس لیے بائیبل کی یہ دونوں کتابیں مشکوک ہو گئیں اور ایک کی کذب بیانی پر مہر لگ گئی اچھا اب دیکھو۔

۲ سیموئیل ۹/۲۴ میں لکھا ہے کہ آٹھ لاکھ اسرائیلی اور پانچ لاکھ یہودی تھے جنہوں نے تلواروں کو ہاتھ میں اٹھایا مگر ا تواریخ ۵/۲۱ میں لکھا ہے کہ اسرائیل گیارہ لاکھ تھے اور یہودی چار لاکھ ستر ہزار تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آپ ہی بتائیں کہ کیا دونوں اعداد و شمار صحیح ہیں۔

جیک پادری صاحب: ہرگز نہیں۔ دونوں میں ایک بیان بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔

راقم الحروف: (تمام عیسائی صاحبان کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) اور جس کتاب میں اس قسم کا غلط بیان درج ہو گیا اس کو خدا کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے؟

جو عیسائی صاحبان اور مسلمان ہمارے درمیان مزے سے گفتگو سننے میں شریک تھے یک زبان ہو کر کہنے لگے۔ توبہ توبہ نعوذ باللہ اس سے تو خدا کی قدوسیت پر بڑا حرف آتا ہے اس لیے بہتر یہی ہے کہ ان کتابوں کو خدا کی طرف منسوب ہی نہ کیا جائے۔

اتنا سننا تھا کہ جیک پادری صاحب نے سلطان پادری صاحب سے کہا کہ یہ فضول بحث ہے مجھے اتنا وقت نہیں کہ فضول باتیں سنی جائیں۔ اتنا کہہ کر بنچ سے اٹھ کر چلنے کے لیے تیار ہوئے۔ مجمع سے ایک عیسائی نے جسکا نام یونس تھا اٹھ کر کہا پادری صاحب جب تک بحث ختم نہ ہو جائے اس وقت تک آپ کو اٹھ کر جانے کا کوئی اختیار نہیں آپ بیٹھ جائیں۔ کیوں کہ آپ لوگوں نے ہمیں اندھیرے میں رکھا تھا۔ آپ اس مولوی کی باتوں کا جواب کیوں نہیں دیتے آپ کے ہاتھ میں بائیبل موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیک پادری صاحب اور سلطان پادری (بنچ پر بیٹھے ہوئے) اچھا مولوی صاحب اپنی تقریر جاری رکھیں ہم ضرور سنیں گے۔

راقم الحروف: اب اور ملاحظہ کرو۔ ۲ سلاطین ۲۴/۸ میں ہے کہ تخت نشینی کے وقت یہویکین ۱۸ برس کا تھا مگر ۲ تواریخ ۳۶/۹ میں لکھا ہے کہ وہ تخت نشینی کے وقت صرف ۸ برس کا تھا۔ گویا تخت نشینی ایک زبردست معجزہ تھی کہ بیک وقت یہویکین کی عمر ۸ برس کی بھی تھی اور ۱۸ برس کی بھی۔ کیا ان اختلافات کی موجودگی میں کوئی شخص بھی توریت اور زبور کو خدا کا کلام اور الہامی کہہ سکتا ہے۔ کیا نعوذ باللہ اس قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب خدا کر سکتا ہے۔

ایک مسلمان: سبحان اللہ مسیحی کتب کے غیر معتبر ہونے کے یہ وہ دلائل ہیں جن میں کوئی تاویل بھی کام نہیں دے سکتی بلکہ ایک بچہ بھی ان اختلافات کو دو اور دو چار کی طرح سمجھ جاتا ہے۔

سلطان پادری صاحب: آپ جن اختلافات کا ذکر کر رہے ہیں ان کا مفہوم ایک ہی نکلتا ہے۔

راقم الحروف: جناب پادری صاحب آپ ہی فرمائیں کہ مفہوم کس طرح سے ایک نکل سکتا ہے۔ ذرا غور سے سنئے۔ ۲ سیموئیل ۲۳/۸ میں ہے ایک ہی واقعہ کے متعلق لکھا ہے بائیبل کھول کر ملاحظہ فرمائیں "ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص ایزنی نے آٹھ سو دشمنوں کو قتل کیا۔ اس کے خلاف اتواریخ ۱۱/۱۱ میں لکھا ہے کہ صرف تین۳ سو کو قتل کیا لطف یہ کہ واقعہ ایک ہی ہے۔ ۲ سموئیل ۱۳/۲۴ میں لکھا ہے کہ اسے داؤد میں دشمنوں پر سات سال کا قحط بھیجوں گا۔ مگر اتواریخ ۱۲/۲۱ میں تین سال تک قحط ڈالونگا۔ شاید پہلے زمانہ میں تین اور سات کے عدد میں فرق نہ کیا جاتا ہوگا۔ جس طرح عیسائی دنیا والے ایک خدا اور تین خدا میں کوئی فرق نہیں کرتے۔

حاضرین نے کہا: بے شک کچھ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔

جبکہ پادری صاحب سر جھکا کر ادھر اُدھر جھانکنے لگے چہرہ پر پسینہ کے اثرات ظاہر ہونے لگے۔ سلطان پادری صاحب کی جو حالت ہوئی سو وہ تو حاضرین مجلس کو اچھی طرح معلوم ہے وہ ہی اس مباحثہ کا لطف اٹھا سکتے ہیں جو وقت مقررہ پر موجود تھے۔ پادری سلطان صاحب کے مزاج میں کچھ نرمی آگئی۔ فرمایا:

سلطان پادری صاحب: تعجب ہے کہ دنیا کے پادریوں کو اتنی موٹی موٹی غلطیاں بھی نظر نہیں آئیں۔

راقم الحروف: ان کو غلطیاں تو اس وقت نظر آئیں جب وہ تحقیق کرنے پر آمادہ ہوں اور یہ ارادہ کریں کہ غلط باتوں سے ہم علے الاعلان انکار کر دیں گے وہ اندھے ہیں اور لکیر کے فقیر۔ دیکھو اسلاطین ۲۶/۴

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی گاڑیوں کے گھوڑوں کے لیے چالیس ہزار تھان تھے اور بارہ ہزار سوار۔ اس کے خلاف ۲ تواریخ $\frac{9}{25}$ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں اور گاڑیوں کے لیے چار ہزار تھان تھے خدارا غور کرو کیا چار ہزار اور چالیس ہزار میں کوئی فرق نہیں ایک کتاب چالیس ہزار اصطبل بتا رہی ہے اور دوسری کتاب نے ۳۶ ہزار اصطبل کم کر کے صرف چار ہزار رہنے دیا اور لطف یہ کہ یہ دونوں کتابیں الہامی تصور کی جاتی ہیں کیا قرآن کریم نے غلط کہا کہ خدا کی کتاب میں اختلاف نہیں ہوتا۔ مگر قرآن کریم کا کیا کہنا ہے اگر یہ مقدس اور مہین کتاب نہ آتی تو عیسائیوں کی کتاب کا راز کبھی نہیں کھلتا۔

ایک اور پُر لطف حوالہ دیکھو۔ ۲ سیموئیل $\frac{1}{18}$ میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد (علیہ السلام) نے آرامیوں کے سات سو گاڑیوں کے لوگ اور چالیس ہزار سوار کاٹ ڈالے "سات سو" اور "چالیس ہزار سواروں" کو ذرا ملحوظ رکھئے اس کے مقابلہ میں اتواریخ $\frac{19}{18}$ میں لکھا ہے۔ کہ حضرت داؤد نے آرامیوں کے "سات ہزار" گاڑی کے سواروں کو اور چالیس ہزار "پیادوں" کو کاٹ ڈالا۔ دونوں کتابیں الہامی۔ یہ دونوں منجانب اللہ۔ دونوں دخل انسانی اور شیطانی سے محفوظ مگر ایک کتاب کہتی ہے کہ سات سو گاڑیوں کے لوگوں کو اور چالیس ہزار سواروں کو کاٹ ڈالا۔ دوسری کہتی ہے کہ نہیں سات ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاڑیوں کے لوگوں کو اور سوار ڈیل کو نہیں بلکہ چالیس ہزار پیادوں کو کاٹ ڈالا۔
ان ہی کتابوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ الہامی ہیں۔ کیا مسلمانوں کو ایسی ہی کتابوں کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ کیا ان ہی کتابوں کو خدا نے انبیاء پر نازل فرمایا تھا۔ میں نے تو صرف چند اختلافات بیان کئے ہیں۔ ایسے سینکڑوں اس موجودہ پرانے عہد نامہ میں موجود ہیں۔ اگر بیان کروں تو آپ لوگوں کا ایمان پاش پاش ہوجائے مگر میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کی دل آزادی کروں۔ آپ نے چھیڑا تو اس کا جواب دیا گیا جس کی میں معافی چاہتا ہوں۔

سلطان پادری صاحب: آپ نے تو توریت کے اختلافات بیان کئے ہیں میں کہتا ہوں کہ اناجیل میں کوئی اختلافات موجود نہیں ہیں اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے (اسی وقت بیرا چائے لے کر آگیا ہم سب نے ایک ایک پیالی چائے کی نوش کی۔ بھیڑ زیادہ ہونے کے سبب سے ہمیں کچھ وقت کے لیے بحث ملتوی کرنی پڑی جب بھیڑ ہٹ گئی راقم الحروف نے اپنا بیان اس طرح سے جاری رکھا۔

راقم الحروف: یہ توریت اور کتب سابقہ کے اختلافات کا بیان تھا جس میں کسی طرح بھی تطبیق نہیں دی جاسکتی۔ اب ذرا انجیل شریف کا حال بھی ملاحظہ ہو۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ موجودہ چاروں انجیلوں کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے۔ اول تو انجیلیں مختلف زمانوں میں بنتی اور تصنیف ہوتی رہی ہیں۔ پہلے زمانہ میں جن انجیلوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی کلام تسلیم کیا جاتا تھا وہ آج آیا کر نقل (موضوعہ اناجیل) کے نام سے پکاری جاتی ہیں۔ اور ان کی بجائے دوسری انجیلیں مروج ہو گئی ہیں۔ گویا انجیلیں کیا ہیں طلباء کے لیے نصاب تعلیم ہے کہ جب چاہا حالات کے مطابق بدل دیا۔ اور جب چاہا ایک نیا نصاب تجویز کر لیا۔ دوسرے ایک ہی زمانہ میں مختلف انجیلیں رائج رہی ہیں۔ مثلاً مشرقی کلیسا کی انجیلیں اور رہیں اور مغربی کلیسا والے مشرقی کلیسا کی انجیلوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ ہر زمانہ میں کونسلیں ہوتی رہی ہیں۔ ان میں مختلف انجیلوں کو انتخاب کر لیا جاتا تھا۔ گویا خدا کا کلام اور الہام بھی کلیسا کے فیصلہ کا محتاج ہے۔

جیک پادری صاحب: ہاں میں نے بھی اپنے والد رڈین جان سے امریکہ میں سنا تھا کہ کسی کونسل نے انجیل کی بعض کتابوں کو فہرست سے خارج کر دیا تھا۔

راقم الحروف: اچھا اب قرآنی اصول اور کسوٹی پر موجودہ انجیلوں کو پرکھ کر دیکھا جاتا ہے تاکہ موجودہ انجیلوں کا بے بنیاد غیر معتمد ہونا ثابت ہو جائے۔ انجیل متی ۲۷ آیت ۳ سے ۸ تک لکھا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ایک حواری (یہودا اسکر یوتی) نے حضرت مسیح ؑ کو صرف تیس ۳۰ روپے رشوت لے کر حکومت وقت کے حوالہ کر دیا۔ جب مسیح ؑ کو (نعوذ باللہ) صلیب پر مار دیا گیا تو یہودا اسکر یوتی بہت پشیمان ہوا اور وہ رشوت کے تیس ۳۰ روپے لے کر سردار کاہنوں کے پاس آیا۔ اور تیس روپے پھینک کر چلا گیا اور گھر جا کر اُس نے خودکشی کر لی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن انجیل اعمال باب اول آیت ۱۵ میں لکھا ہے کہ یہودا اسکریوتی نے رشوت کے تیس ۳۰ روپے سردار کاہنوں کو واپس کر دیئے (۲) اس نے گھر پر جاکر خودکشی کرلی۔ مگر انجیل اعمال میں ہے کہ (۱) یہودا نے رشوت کے روپیوں سے کھیت خریدا (۲) وہ کھیت میں گر پڑا اور اس کی انتڑیاں نکل پڑیں۔

یہ دو کتابوں کے دو مختلف بیان ہیں اور عیسائیوں کے نزدیک یہ دونوں کتابیں الہامی ہیں۔ روح القدس نے الہام سے ان کو لکھوایا ہے۔ گویا جس وقت روح القدس انجیل متی کے مصنف کے پاس گئے تو کچھ اور لکھوا دیا اور جب مصنف اعمال کے پاس گئے تو کچھ اور ہی فرما دیا۔ اب یا تو روح القدس کو جھوٹا اور فریبی قرار دو یا پھر ان انجیلوں کے الہامی ہونے سے انکار کر دو۔ بہتر یہی ہے کہ روح القدس پر الزام لگانے کے بجائے ان ہماری انجیلوں کو جعلی اور جھوٹی قرار دے دیا جائے۔ ورنہ پھر نہ خدائے تعالیٰ کی ذات قدسی صفات عیوب سے بری ٹھہرتی ہے اور نہ روح القدس کی۔

یونس عیسائی: بے شک اس بیان سے موجودہ انجیلیں ہی محرف ثابت ہوتی ہیں اور مسیحؑ کے دشمنوں نے ان کو اپنے مطلب کے لیے گھڑا ہے۔ پادری صاحب اس کا کیا جواب دیتے۔ آخر راقم الحروف کو ہی زبان کھولنی پڑی۔

راقم الحروف: یہ تو دو انجیلوں کا اختلاف تھا۔ اب ایک ہی انجیل کا اختلاف ملاحظہ ہو:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولوس[1] رسول (جو کہ موجودہ عیسائیت کا بانی ہے اور جس نے مسئلہ تثلیث ایجاد کر کے تمام عیسائی قوم کو مشرک بنایا) کے عیسائی مذہب قبول کرنے کا بیان انجیل اعمال میں تین جگہ ہوا ہے۔ مگر تینوں بیان آپس میں مختلف ہیں۔ تعجب ہے کہ روح القدس (نعوذ باللہ) ایک ہی کتاب میں ایک ہی واقعہ کی نسبت بولتا ہے۔

انجیل اعمال ۹/۷ میں لکھا ہے "کہ پولوس رسول جنگل میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہیں جا رہا تھا کہ یکایک اس پر آسمان سے ایک نور چمکا اور ایک آواز بھی آئی۔ پولوس آواز کو سن کر زمین پر گر پڑا۔ اور ساتھی کھڑے رہ گئے۔ ساتھیوں نے آواز سنی۔ مگر کسی کو دیکھا نہیں۔ اس انجیل کے باب ۲۲ آیت ۹ میں لکھا ہے۔ "کہ ساتھیوں نے نور دیکھا مگر آواز نہ سنی۔ اسی انجیل میں تیسری جگہ باب ۲۶ آیت ۱۴ میں مذکور ہے۔ کہ پولوس رسول اور اس کے ساتھی سب زمین پر گر پڑے۔

اب غور کا مقام ہے کہ ایک ہی واقعہ کی نسبت اس قدر تضاد بیانی!! کیا ایک ہی واقعہ کے متعلق یہ تینوں باتیں درست ہو سکتی ہیں۔

حاضرین مجلس نے ایک زبان ہو کر کہا ہرگز نہیں۔ تینوں باتیں غلط۔ اور اگر ایک بات صحیح ہو تو اس کو متعین نہیں کیا جا سکتا۔

راقم الحروف: اول دو انجیلوں میں اختلاف پھر ایک ہی انجیل میں اختلاف

---

[1] اسلامی مشن کی کتاب موجودہ عیسائیت کا بانی سنٹ پال پولوس ملا کر ملاحظہ فرمائیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بھرمار۔ اب ایک شگوفہ اور ملاحظہ کرو کہ ایک ہی آیت میں اختلاف انجیل لوقا ۲۱/۱۶ میں حضرت مسیح (علیہ السلام) اپنے شاگردوں سے فرماتے ہیں "کہ تم کو لوگ قتل بھی کریں گے۔ گھروں اور شہروں سے بھی نکالیں گے۔ مگر دشمن تمہارا بال بیکا بھی نہ کر سکیں گے"

مطلب یہ ہوا کہ حواریوں کو دشمن قتل کر دیں گے۔ مگر ان کا بال بیکا نہ کر سکیں گے۔ گویا قتل کر دینا بھی بال بیکا ہونے سے کم تر ہے خبر نہیں انجیل نویسوں کو خدا نے عقل بھی دی تھی یا نہیں۔ ایک ہی آیت میں یہ مضحکہ خیز اختلاف!

ایک مسلمان جس کا نام محمد صادق تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ آخر عیسائی ان تمام اختلافات کا کیا جواب دیتے ہیں؟

سلطان پادری صاحب: اب وقت زیادہ ہو گیا ہے چلنا چاہیے۔

راقم الحروف: جناب آخر جانا ہی ہے اور شاید یہ ہماری آخری ملاقات ہو اس لیے آپ کے ساتھ معزز مہمان پادری جیک صاحب آئے ہوئے ہیں انہیں بھی معلوم ہو جائے کہ میں نے اسلام قبول کیوں کیا ہے اس لیے صرف پانچ منٹ کی مہلت دیں مہربانی ہوگی۔

سلطان پادری صاحب: اچھی بات ہے ہم آپ کو صرف پانچ منٹ کی مہلت دیتے ہیں جو کچھ کہنا ہو کہہ لیں۔

۱؎ اسلامی مشن کی کتاب "ہم مسلمان کیوں ہوئے" منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف: رمضان صاحب آپ نے سوال کیا تھا کہ آخر عیسائی ان تمام اختلافات کا کیا جواب دیتے ہیں۔ جواب کیا دیں گے۔ صرف اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کر پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب کی غلطیاں ہیں جن سے اصل مقصد میں فرق نہیں پڑتا۔ اگر اس جواب کو تسلیم بھی کر لیا جائے۔ تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر اصل عبادت کیا تھی۔ اور کتابت کی غلطیاں کون سی ہیں؟ مثلاً جہاں لکھا ہے۔ کہ فلاں شخص کی عمر ایک ہی وقت میں ۲۲ سال اور ۴۲ سال تھی تو ان دونوں عددوں میں کتابت کی غلطی کون سی ہے اور اصل عبارت کیا ہے۔ آج کوئی عیسائی نہیں بتا سکتا کہ اصل عبارت تو یہ تھی مگر کتابت کی غلطی سے اسکی جگہ دوسری عبارت آگئی جب یقینی طور پر کتابت کی غلطی بھی ظاہر نہیں ہو سکتی تو یہ عذر اور جواب ہی نامعقول ہے پس ثابت ہوا کہ خود عیسائیوں کے نزدیک بھی یہ تمام کتابیں مشکوک ہیں۔ اور جب ایک کتاب میں ایک جگہ غلطی تسلیم کر لی گئی۔ تو تمام کتاب سے امان اور اعتماد بھی اٹھ گیا۔

سلطان پادری صاحب: کیا کتابت کی غلطیاں اصل کو سامنے رکھ کر درست نہیں کی گئیں۔

راقم الحروف: جی نہیں۔ اگر اصل کتابیں موجود ہوتیں تو یہ مشکلات ہی کیوں پیش آتیں اصل کتابیں بھی ہیں نہیں۔ صرف ان کے ترجمہ در ترجمہ اور نقل در نقل پر اعتماد کیا جاتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک انجیلوں کے متعلق نہ تو یہ فیصلہ ہو سکا کہ وہ کس زبان میں لکھی گئی تھیں۔ کوئی لکھتا ہے کہ یونانی زبان میں جو اس وقت عام طور پر فلسطین میں بولی جاتی تھیں۔ کسی کا یہ قول ہے کہ عبرانی اور یونانی دونوں میں لکھی گئی تھیں۔ مگر تحقیق سے یہی معلوم ہوا ہے کہ اصل انجیل آرامی زبان میں تھی۔ خیر کسی زبان میں بھی لکھی گئی ہوں ان کا موجود ہونا تو ضروری تھا مگر اب وہ بھی کسی جگہ موجود نہیں۔ صرف ترجمہ در ترجمہ موجود ہے جو قابلِ اعتماد نہیں۔ پھر اس میں بھی اختلاف ہے کہ انجیلوں کی تصنیف کا صحیح زمانہ کیا تھا۔ پھر مصنفوں کا بھی حال معلوم نہیں ہوتا۔ کوئی لکھتا ہے۔ کہ یوحنا حواری نے اپنی انجیل کو لکھا ہے کوئی لکھتا ہے کہ یہ کسی اور شخص کی تصنیف ہے جس کا نام بھی اتفاق سے یوحنا تھا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ انجیلوں کے اندرونی شہادت سے بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے مصنف کون تھے۔ متی کی انجیل میں متی کا ذکر غائبانہ طور پر کیا گیا ہے۔

جیک پادری صاحب: عیسائی دنیا تو کہتی ہے کہ کلیسا نے جس کتاب کی تصدیق کر دی بس وہ کتاب اللہ اور الہامی ہے۔

راقم الحروف: تو گویا کلیسا کے فیصلہ پر کسی کتاب کے الہامی ہونے کا دارومدار رہا الہامی کتاب گونگی اور بے زبان ٹھہری۔

سلطان پادری صاحب: کلیسا کا فیصلہ خطاؤں سے محفوظ ہوتا ہے گویا ان کا فیصلہ بھی الہامی فیصلہ ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم الحروف : اگر کلیسا کا فیصلہ خطاؤں سے محفوظ ہوتا ہے تو پھر مختلف کلیساؤں کے فیصلوں میں اختلاف کیوں پیدا ہوا۔ کونسل نائس منعقدہ قسطنطنیہ میں جو کتابیں الہامی قرار دی گئی تھیں۔ ان میں سے بعض کو کونسل ٹرنٹ اور کونسل فلاڈلفیا نے الہامی فہرست سے خارج کیا تھا۔ ان کو کونسل ٹرنٹ نے پھر الہامی فہرست میں درج کر دیا۔ الہامی کتاب کیا ہوئی موم کی ناک ہو گئی جس کلیسا نے جیسا چاہا موڑ توڑ کر رکھ دیا۔

اس بحث سے ثابت ہوا کہ قرآن شریعت اور کمال دونوں کا جامع ہے۔

پادری جیک صاحب سلطان پادری کا ہاتھ پکڑ کر اٹھتے ہوئے بولے بہت اچھا مسٹر عمانوایل تھنگا صاحب آپ کا بہت بہت شکریہ روح القدس تم کو پھر واپس لے آئے ہم اس موضوع پر اچھی طرح سے سوچ کر آپ کو اطلاع دیں گے۔ یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کی۔ اس کے بعد مجلس کے سب لوگ منتشر ہو گئے۔ راقم الحروف بھی اپنے حقیقی معبود کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوا گھر کی طرف روانہ ہو گیا مگر آج تک پادری سلطان اور جیک صاحب کا جواب موصول نہیں ہوا نہ ان سے ملاقات ہوئی۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب سوم

نصرانی سوال نمبر ۱

عدل اور فضل میں کس کو فضیلت حاصل ہے

مورخہ ۶۹/۱۰/۱۱ بروز ہفتہ راقم الحروف کا گزر انارکلی لاہور کی طرف سے ہوا پیرس مارکیٹ کے قریب دو عیسائیوں نے گھیر لیا (ایک کا نام پال تھا جو کہ وقت کے مناد کہلاتے ہیں دوسرے کا نام جارج تھا) پال صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا نام محمد امین سابق عمانوایل مہنگا پادری ہے۔ راقم الحروف نے جواب دیا کہ۔ جی ہاں اس خاکسار کو ہی محمد امین کہتے ہیں۔ فرمائیے، میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو سامنے ہوٹل میں چلئے ہم آپ سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں کیا ہماری درخواست ٹھکرا دی جائے گی۔ راقم الحروف چلنے پر مجبور ہو گیا ہوٹل میں پہنچ کر چائے کا آرڈر دیا گیا۔ چائے آئی۔ چائے پیتے ہوئے مناد پال صاحب نے ذکر چھیڑا تو چند اصحاب جو کہ ہوٹل میں بیٹھے گپ ہانک رہے تھے ہماری باتیں بڑے مزے سے سننے لگے۔

جو جو باتیں ہوئیں ناظرین کی خدمت میں پیشِ خدمت ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

مناد پال صاحب: آپ یہ بتائیں کہ عدل اور فضل میں کس کو فضیلت حاصل ہے۔ یعنی شریعت عدل افضل ہے، شریعت فضل افضل ہے۔

راقم الحروف: اپنی اپنی مناسب جگہ پر دونوں افضل ہیں۔ غیر محل میں دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقص ۔

مناد یال صاحب: آپ نے سمجھا بھی کہ میں نے کیا کہا۔ دیکھو توریت شریعت عدل ہے۔ کیونکہ اس میں ہر جرم کی سزا مقرر ہے۔ اور انجیل شریعت فضل ہے۔ کہ جس میں صرف خداوند یسوع مسیح کے کفارہ کو گناہوں کا بدلہ دیا گیا ہے۔ اب بتائیں کیا شریعت فضل سے آپ کو انکار ہے۔

راقم الحروف: میں نے تو کہا کہ اپنی اپنی جگہ دونوں صحیح ہیں۔ اگر کسی مجرم کو اس بنا پر معاف کر دیا جائے کہ درگذر سے اس کی اصلاح ہو جائیگی تو عفو اور درگذر پر ہی عمل کرنا چاہیئے۔ اور اگر معاف کرنے سے مجرم کے دلیر ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور پھر بھی اس کے جرم کو معاف کر دیا جائے تو یہ معافی جرم ہو گی اور مجرم کے حق میں ظلم۔

جارج صاحب: امین صاحب اب آپ یہ بتائیں کہ قرآن شریعت عدل ہے یا شریعت فضل۔

راقم الحروف۔ آپ کے پال صاحب کے مطابق توریت شریعت عدل ہے نہ کہ شریعت فضل اور انجیل شریعت فضل ہے نہ کہ شریعت عدل تو گویا دونوں کتابیں اپنی اپنی جگہ ناقص ٹھہریں۔ جس کا اقرار پولس رسول نے اس طرح کہا ہے کہ "ہمارا علم ناقص ہماری نبوت ناتمام (کرنتھیوں $\frac{13}{9-10}$) مگر قرآن کریم عدل اور فضل دونوں کا جامع ہے اور ان دونوں کے استعمال کے صحیح طریقے بھی بتاتا ہے۔ مثلاً قرآن کریم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔ برائی کا بدلہ برائی ہے۔ یہ شریعتِ عدل ہے۔ آگے فرمایا۔ فَمَن عَفٰی وَاَصلَحَ فَاَجرُہٗ عَلَی اللّٰہِ۔ پس جو معاف کر دے اور اسی میں اصلاح دیکھے تو وہ ماجور ہوگا۔ یہ شریعت فضل ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ اگر تم پر ظلم ہو تو ظلم کے مطابق بدلہ لے لو۔ یہ عدل ہے۔ لیکن اگر تم صبر اختیار کرو۔ تو صبر کرنے والوں کے لیے یہ بھی بہتر ہے۔ یہ فضل ہے۔ تیسری جگہ قرآنِ کریم نے ارشاد فرمایا۔ اگر مقروض تنگدست ہو تو آسانی کے وقت تک اسے مہلت دے دینی چاہیے۔ یہ عدل ہے۔ اگر تم قرض کو صدقہ کر دو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔ یہ فضل ہے پس قرآنِ کریم عدل اور فضل دونوں کا جامع ہے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آج ہم نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔

منادیال صاحب: قرآن میں تو ظالم سے بدلہ لینے کا بھی حکم ہے۔ مگر انجیل مقدس میں تو بدلہ لینے کی ممانعت اور معاف کرنے کا حکم ہے۔ پس انجیل مقدس کی فضیلت ثابت ہوگئی۔

راقم الحروف: جناب فضیلت نہیں بلکہ نقص ثابت ہوگیا۔ اگر ہر جگہ بدمعاشوں اور مجرموں کو معاف کر دیا جایا کرے تو دنیا میں فساد مچ جائے اور کائنات کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ لیکن قرآنِ کریم نے مصلحت اور حکمت کے ماتحت عفو و انتقام دونوں پر عمل کرنا جائز قرار دیا۔ نیز انجیل کی تعلیم سے تو خدا پر بھی اعتراض پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ جب خدا نے انسانوں کو صبر اور معاف کرنے ہی کا حکم دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر اس نے انسان میں غضب اور جوش کیوں پیدا کیا؟ کیا قوت غضبی بالکل بیکار پیدا کی گئی ہے؟ ہرگز نہیں خدا نے انسانی قوتوں میں سے ایک قوت بھی بیکار اور غیر مفید پیدا نہیں کی۔ اسی لیے قرآن کریم نے رحم و غضب اور عفو و انتقام کو استعمال کرنے کے صحیح طریقے بتائے اور انسانی درخت کی کسی شاخ کو کبھی خشک ہونے نہیں دیا۔

منادیال صاحب: دیکھیے یہ کتنا بڑا ظلم ہے۔ ہمارے خداوند نے کبھی کسی سے جنگ نہیں کی اور دشمنوں کو معاف کر کے ان کی اذیتوں پر صبر کیا مگر تمہارے پیغمبر نے دشمنوں سے بدلہ لیا اور کسی کو معاف نہیں کیا۔ پس ثابت ہوا کہ انجیل اور خداوند کا نمونہ ہی ہمارے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔

راقم الحروف: صبر۔ عفو۔ استقلال۔ شجاعت۔ عدالت وغیرہ ایسے اوصاف ہیں جن کی خوبی سے ہر انسان واقف ہے۔ لیکن ان کی حقیقت بہت کم لوگوں کو معلوم ہے۔ ہر اخلاقی قوت اپنے موقعہ کے استعمال سے اچھی اور بری بنتی ہے۔ ورنہ فی نفسہٖ صبر و عفو وغیرہ اپنے اندر کوئی خوبی نہیں رکھتے۔ دیکھو۔ عفو اور درگذر کو اس وقت کمال کے درجہ میں رکھا جائے گا۔ جب معاف کرنے والا انتقام کی بھی طاقت رکھتا ہو۔ اگر کسی مجبور اور کمزور انسان میں بدلہ لینے کی قوت نہیں ہے تو اس کی چشم پوشی اور درگذر کو خوبی پر نہیں۔ بلکہ مجبوری پر محمول کیا جائے گا۔ یہ عفو و درگذر کی اخلاقی قوت ہمارے خاتم المرسلین حضرت محمد صلی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم میں بدرجہ اتم موجود تھی۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد جب ظالم کفار آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے ان کو یہ کہہ کر آزاد کر دیا کہ لا تثریب علیکم الیوم۔ آج تم پر کوئی الزام نہیں۔ حالانکہ آپؐ اگر چاہتے تو ان کفار کی بوٹی بوٹی کر ڈالتے۔ کیونکہ آپ بادشاہ تھے۔ اور صحابہ کی فوج آپ کے حکم کی منتظر تھی۔

لیکن آپ یہ تو بتائیں کہ آپ کے خداوند نے جو دشمنوں کو معاف کیا تھا اس کی کیا صورت تھی؟ ظاہر ہے کہ آپ مظلوم تھے۔ کوئی آپ کا ساتھی نہ تھا۔ نہ بدلہ لینے کی آپ میں قوت تھی۔ پھر اگر معاف نہ کرتے تو کیا کرتے۔ ہاں اگر آپ صاحب اقتدار ہوتے اور پھر دشمنوں کو معاف کرتے تو تمہارے لیے کوئی فخر کی بات ہوتی۔ مجبوری کا نام صبر اور عفو نہیں ہو سکتا۔ میں آپ سے دریافت کر سکتا ہوں کہ شجاعت آپ کے نزدیک کوئی خوبی ہے یا نہیں۔ اور عدل کو اچھا سمجھتے ہو یا برا۔

مناد پال صاحب: یہ دونوں صفتیں بہت اچھی ہیں ان سے کس کو انکار ہو سکتا ہے۔

راقم الحروف: بہت ٹھیک آپ یہ بتائیں۔ شجاعت کا کامل ظہور بغیر جنگ کے ممکن ہے؟ کیا عدل کی صفت بغیر قیام حکومت کے درجۂ تکمیل کو پہنچ سکتی ہے؟

جارج صاحب: ہرگز نہیں۔

راقم الحروف: اس لیے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنے یہ دونوں موقع عنایت فرمائے۔ یعنی آپ نے کفار سے جنگ بھی کی اور تخت شاہی کو بھی حاصل کیا تاکہ ایک طرف جنگ کے موقعہ پر آپ کی شجاعت و شہامت کا ظہور ہو اور دوسری طرف قیام حکومت کے بعد صفت عدل کی تکمیل ہو جائے۔ کیا تم یہ دونوں صفتیں اپنے خداوند میں دکھا سکتے ہو۔

منادپال صاحب: گویا آپ کے نزدیک لڑنا جھگڑنا بھی کوئی بڑی خوبی ہے ہمارے خداوند صلح و سلامتی کا پیغام لے کر آئے تھے نہ کہ جنگ کا۔

راقم الحروف: مگر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں دونوں باتیں جمع تھیں ایک طرف تو آپ رحمۃ للعالمین اور رؤف الرحیم تھے۔ اور دوسری طرف مجاہد اکبر اور پہلوان رب جلیل۔ تاکہ آپ انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے لیے نمونہ عمل اور اسوۂ حسنہ بن سکیں۔

اگر دشمنوں سے لڑنا اور ان کی شرارتوں کا سدباب کرنا کوئی بڑا جرم ہے۔ تو پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے۔ جن کی تمام زندگی دشمنوں سے لڑنے میں گزری اور جس پر توریت گواہ ہے۔ لیجئے بائیبل اس کی روشنی میں (کتاب دینے ہوئے) پڑھنے سے تمام شبہات دور ہو جائیں گے۔

جارج صاحب: حضرت مسیح صلح و سلامتی کے پیغمبر تھے اور انہوں نے کبھی اپنی عمر میں جنگ نہیں کی۔

راقم الحروف: بے شک۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن ہمارے پیغمبر

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے اگر ایک طرف آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کفار سے جنگ کی تو دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آپ نے دنیا کو امن و سلامتی کا پیغام دیا۔ گویا آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے مظہرِ اتم تھے۔

مناد پال اور جارج صاحب نے یک زبان ہو کر کہا واقعی آج ہمیں معلوم ہوا کہ پیغمبر اسلام کی کیا شان ہے۔ آپ خدا سے دعا کریں کہ ہمیں بھی خدا صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ راقم الحروف اور ہوٹل میں بیٹھنے والوں نے نعرہ اللہ اکبر کا لگایا اور تحاکسار ربُّ العزت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ چند روز کے بعد جارج صاحب سچے دل سے اسلام قبول کر کے دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے۔ مگر مناد پال صاحب سے جب بھی ملاقات ہوتی ہے، بات کرنے سے کتراتے رہتے ہیں۔ خدا ان کو بھی قبول حق کی توفیق عطا کرے۔

دُعا

رسالہ یہ زہے قسمت اگر مقبول ہو جائے
مسیحیت کا قصہ بالیقیں مجہول ہو جائے

اے احکمُ الحاکمین! جس طرح تُو نے میری آنکھیں کھول دی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حق و باطل میں تمیز کرنے کا شعور عطا فرما کر مجھے اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے اسی طرح میرے دوسرے مسیحی بھائیوں کو بھی چشم بینا اور دلِ دانا عطا کر تاکہ وہ بھی اسلام کی حقیقی اور ابدی مسرتوں سے شاد کام اور کامران ہوں۔

این دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!

آمین یا ربّ العالمین!

راقم ہاشم محمد امین سابق عمانوایل عُرف مہنگا یا دری، مُبلّغِ اسلام

784

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹-۰۰ جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر........

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ